فضائل اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

تصنیف و تالیف

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس

فضائل اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

سلطان الفقر

فضائل اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ

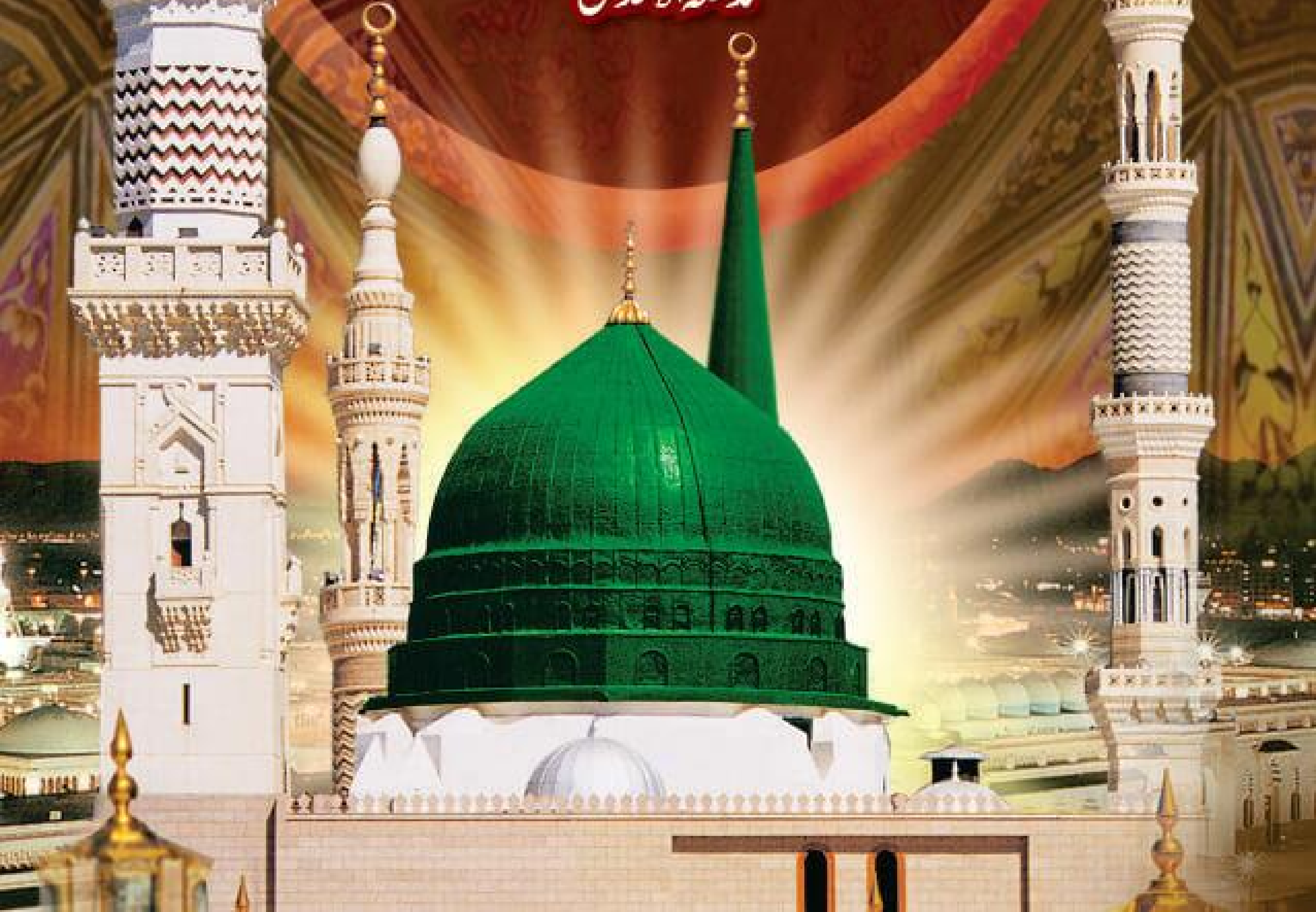
(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تصنیف وتالیف

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس



نام کتاب فضائلِ اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ

تصنیفِ لطیف سلطان العاشقین
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

ناشر سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِاوّل جنوری 2013ء
بارِدوم اگست 2020ء
تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-96-1

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ عاجز اور غلام

بصد عجز و نیاز و بکمالِ محبت و عقیدت اور عشق

کتاب فضائل اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

باعثِ تخلیقِ کائنات، رحمتہ العالمین،

محبوبِ ربّ العالمین، خاتم النبیّین، منبع جود وسخا

فخرِ موجودات، فقر کے مختارِ کُل اپنے آقا و مولیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی بارگاہِ رحمت میں پیش کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ رحمت سے امیدِ کامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عاجز کی اس کاوش کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول اور منظور فرمائیں گے اور یہ کتاب اس غلام کے لیے وسیلہ شفاعت ہوگی۔

فہرس

حدیثِ دِل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

دنیائے اسلام میں کئی گروہ یا فرقے ہیں ان فرقوں میں ایک گروہ یا فرقہ وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مخالف ہے اور ایک وہ ہے جو اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا مخالف ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مخالفین اور اُن سے بغض رکھنے والوں کو رافضی کہتے ہیں اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے مخالفین اور اُن سے بغض رکھنے والوں کو خارجی کہتے ہیں اور جو لوگ صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے یکساں محبت وعقیدت رکھتے ہیں وہی لوگ راہِ حق اور صراطِ مستقیم پر ہیں۔ اوّل الذکر دونوں فرقے یا گروہ ہر دور میں موجود رہے ہیں اور جب حق غالب آجاتا ہے تو یہ غائب ہو جاتے ہیں لیکن زیرِ زمین اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں اور پھر نئے زمانہ میں نئے ناموں سے کام کرنے لگتے ہیں۔ چودہ سوسالوں سے یہ کھیل جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں پیدا فرمایا ہے جس میں ریاکاری' منافقت اور ظاہر پرستی کا نام ''تقویٰ'' رکھ دیا گیا ہے اور اس دور میں مسلمانوں کے پاس صرف ''ظاہر'' ہی رہ گیا ہے۔ متکبر اور زعمِ تقویٰ میں مبتلا ان فرقوں اور گروہوں کے ظاہر پرست علما نے مال کی خاطر اس فتنہ کو خوب ہوا دی ہے ان گروہوں کی ہر دور میں ایک نشانی رہی ہے اور وہ ہے تشدد اور جبر۔ اپنے نظریات کا پرچار اور اُن کو لوگوں پر جبر اور تشدد سے مسلط کرنا۔ اس پُر فتن دور میں تو اِن کے اپنے اپنے ''لشکر'' اور ''سپاہ'' بن چکی ہیں جو اپنے مخالف کی مساجد، عبادت گاہوں، جلوسوں، جلسوں اور راہنماؤں کو بمبوں سے اڑاتے ہیں اور شہادت کا مرتبہ حاصل کرتے ہیں ہر گروہ کا اپنا ''شہید'' ہے۔

اِن گروہوں کے علما کے چہرے اور بیان عمومی محفلوں اور ٹیلی ویژن پر اور ہوتے ہیں لیکن محفل خاص اور نجی گفتگو میں اور۔ ان نجی محافل میں یہ وہ زہر اگلتے ہیں کہ شیطان بھی شرما جائے۔ اگر یہ خلوت اور جلوت میں یکساں ہوتے تو ان کے متبعین کے درمیان اتنی نفرت نہ ہوتی۔

اس پُرفتن دور میں پہلے گروہ کی پہچان یہ ہے کہ جیسے ہی یومِ عاشور یا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دِن آتا ہے تو ان کے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں سارا سال الماریوں میں بند اپنے فرقہ کی کتب نکال کر میز پر سجا لیتے ہیں اور اپنی نجی محافل میں ان ایام کو منانے کے رد میں دلائل دیئے جاتے ہیں۔ ان ایام کو منانے والوں کو مرتد، مشرک اور پتہ نہیں کیا کیا بنا دیا جاتا ہے۔ تمام اہلِ بیت کے بارے میں ان کا عمومی رویہ یہی ہے ہاں صحابہ کرام کی محبت کا دعویٰ ان کا ایمان ہے اور اس میں بھی حقیقت نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نہ تو ان کو پہچان ہے اور نہ ہی یہ اُن کی راہ پر ہیں ان کی راہ تو بغض، تکبر، حسد اور کینہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کو محض ایک سہارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ اپنا کام چلا نہیں سکتے۔

دوسرے گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چہرے امام الصدیقین، خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ دوم، مرادِ رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ذُوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام کا نام سن کر سیاہ پڑ جاتے ہیں، پیشانی پر شکنیں اور چہروں پر بل پڑ جاتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ پھر وہ دلائل لاتے ہیں کہ تاریخ کے صفحات پر جن کا وجود تک نہیں ہے دعویٰ اہلِ بیت سے محبت کا کرتے ہیں لیکن نہ اُن کی راہ پر چلتے ہیں اور نہ ہی اُن کی اختیار کردہ راہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اِن کا محبتِ اہلِ بیت کا دعویٰ بھی ظاہری اور ایک آڑ ہے۔

یہ دونوں گروہ وہ ہیں جن کے دِلوں میں بغض، حسد اور کینہ کی بیماری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو مناقب اور فضائل اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے آگاہ ہیں اور نہ ہی انہیں عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اندازہ ہے۔ حالانکہ اہلِ بیت وصحابہ کرام کے بارے میں ذرا سی غلطی اور دِل میں معمولی سا غلط خیال ایمان کو

سلب کر دیتا ہے۔

یہ دونوں گروہ اور فرقے تب بڑھ جاتے ہیں جب ظاہر پرستی بڑھ جاتی ہے اور ظاہری علم اور اعمال پر شدت کی وجہ سے لوگ ایک طرف جھک جاتے ہیں۔علمِ باطن کے بغیر علمِ ظاہر صرف گمراہی ہی گمراہی ہے۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ شمائمِ امدادیہ میں مولد شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

''علماءِ ظاہر کے لیے علمِ باطن بہت ضروری ہے بغیر اس کے کوئی کام درست نہیں ہوتا۔''

موجودہ زمانہ اِس فتنہ کی شدت کا زمانہ ہے اور اس دور میں عاجز نے کوشش کی ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں فضائلِ اہلِ بیت وصحابہ کرام بیان کروں۔یہ ادنیٰ سی کوشش ہے اُمید ہے اللہ ربّ العالمین اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے گا۔اس کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ ایک راوی صحابی اگر کسی صحابی کی شان وفضائل بیان کر رہا ہے وہی صحابی اہلِ بیت کے مناقب وفضائل بیان کر رہا ہے اگر حدیث کی کسی ایک کتاب میں اہلِ بیت کی شان میں حدیث موجود ہے تو اسی کتاب میں صحابہ کی شان میں بھی حدیث موجود ہے وہاں تو کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت پر رحم اور کرم فرمائے اور وہ اہلِ بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت اور فضائل سے آگاہ ہوں کیونکہ دونوں کی یکساں محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

غلام اہلِ بیتِ اطہار وصحابہ کرام

سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری

فضائل اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

ام المومنین امِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قریب کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو ایک ران پر بٹھایا پھر ان پر چادر مبارک لپیٹی اور قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

❁ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ○ (الاحزاب 33)

ترجمہ: اے اہلِ بیت اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے ''رِجس'' کو دور رکھے اور تمہیں پاک و طاہر کردے۔

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پردہ اٹھا کر سر داخل کیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں؟ فرمایا ''تم خیر پر ہو، تم خیر پر ہو۔'' (مسند احمد)

❁ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت پنجتن پاک کے بارے میں نازل

ہوئی، میرے بارے میں، علیؓ، فاطمہؓ اور حسنین کریمینؓ کے بارے میں۔ (مشکوٰۃ۔ مسلم)

❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ اس چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُنہیں بھی اس چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۝'' (الاحزاب 33) (مسلم۔ حاکم۔ ابن ابی شیبہ۔ مشکوٰۃ)

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس آیت کے نزول کے بعد چھ ماہ تک صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اَلصَّلٰوةَ اَهْلَ الْبَیْتِ۔ اے اہلِ بیت نماز پڑھو۔ پھر یہ آیت کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۝ تلاوت فرماتے۔ (ترمذی۔ حاکم)

❁ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد چالیس صبح تک حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے:- اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوةَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ (اے اہلِ بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو نماز پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) پھر آیت مبارکہ (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۝) تلاوت فرماتے۔

رِجس کے معنی

❁ حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں ''رِجس'' سے مراد شیطان ہے۔

❁ حضرت ابنِ عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رِجس کا اطلاق گناہ، عذاب، نجاستوں اور نقائص پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ تمام چیزیں اہلِ بیتؓ سے دور فرما دی ہیں۔

❁ حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحاتِ مکیہ کے انیسویں باب میں فرماتے ہیں:-

''چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبدِ خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کو پاک صاف رکھا اور ان سے ہر عیب کو دور فرمایا کیونکہ عرب کے نزدیک ''رِجس'' ہر عیب والی اور ناپسندیدہ چیز کو کہتے ہیں۔

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

❁ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دُرِ منثور میں اور بہت سے دیگر مفسرین نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کون سے اہلِ بیت ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''علیؓ، فاطمہؓ اور ان کی اولاد''۔

فضائلِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔'' (ترمذی۔حاکم)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میرے اہلِ بیتؓ کے لیے بہترین ہے۔'' (امام حاکم۔ابویعلی)

❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔'' (طبرانی۔ بیہقی)

❁ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اہلِ بیتؓ کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب کے ساتھ۔'' (طبرانی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''آلِ رسول اللہ ﷺ کی ایک خادمہ تھیں جو ان کی خدمت بجالاتی۔ اُسے 'بریرہ' کہا جاتا تھا پس انہیں ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بیشک محمد ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس (خادمہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار) حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں

لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہوگی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب وتعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو شفاعت میں طمع کی خاطر بلند کرے گا۔'' (امام طبرانی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے چاہنے والے میرے پاس حوضِ کوثر پر چہرے کی شادابی کے ساتھ اور سیراب ہوکر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تمہارے دشمن حوضِ کوثر پر میرے پاس بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔'' (امام طبرانی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔'' (حاکم۔ احمد۔ بزار۔ طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت فرماتے ہیں ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اہلِ بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔'' (امام دیلمی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا: نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ

معاشرت، اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت۔'' (امام دیلمی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی (رضی اللہ عنہٗ) اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) اس درخت کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں ہیں۔'' (امام دیلمی۔ امام حاکم المستدرک)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کے لیے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا اور ان کے معاملات کے لیے تگ و دو کرنے والا، جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان سے محبت کرنے والا۔'' (امام متقی ہندی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں وہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں کی اچھائی کو قبول کرو۔'' (امام ترمذی۔ ابن ابی شیبہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت اور یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔'' (ترمذی۔ طبرانی)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کیے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لیے تم سے

پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہوگا۔۔۔۔۔ (امام حاکم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مومنین کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔'' (امام حاکم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''جب یہ آیت: فرما دیجیے میں اس تبلیغِ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت و قربت سے محبت۔'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے۔'' (طبرانی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک ندا دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے اور دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لیے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا

اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے' اے اللہ! جو علی کو اپنا ولی رکھتا ہے تو بھی اسے اپنا ولی رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔'' (طبرانی)

❁ حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں ''جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فتح مکہ کے بعد طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کیے رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطاب کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوضِ کوثر ہوگا اور تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو گے اور ضرور بالضرور زکوٰۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اُس آدمی سے میری مراد یہ ہے۔'' (امام بزار)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے سنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔'' (ترمذی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دورانِ حجتہ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیت ہیں۔'' (ترمذی، طبرانی، مشکوٰۃ)

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ستارے اہلِ زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کو

اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے' تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیتؓ کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے' جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔ (امام طبرانی)

ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیتؓ کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔'' (امام طبرانی۔ بزار۔ حاکم)

❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیتؓ کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہلِ بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے۔ (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔'' (امام طبرانی۔ امام قضاعی)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت' میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔'' (طبرانی)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ستارے اہلِ آسمان کے لیے امان ہیں پس جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو اہلِ آسمان بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہلِ بیتؓ زمین والوں کے لیے امان ہیں پس جب میرے اہلِ بیتؓ ختم ہو جائیں گے تو اہلِ زمین بھی ختم ہو جائیں گے۔'' (امام دیلمی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور وعظ ونصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک انسان ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں' ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو' پھر آپ نے کتاب اللہ کی تعلیمات پر عمل کرنے پر ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور دوسرے میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں' میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔''

(امام مسلم۔احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی' حضرت فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں بھی اُس کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔''

(ترمذی۔ابن ماجہ۔طبرانی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟''

(ترمذی۔نسائی۔احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد پر آگ کو حرام کر دیا۔''

(حاکم۔ بزار۔ ابونعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہلِ بیتؓ کے بارے میں وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔ (امام حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں'' وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ' حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔'' (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لیے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہلِ بیتؓ ہیں' پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں' پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی' پھر تمام عرب کی' پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ ''اہلِ فضل[1]'' ہوں گے۔'' (طبرانی)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمائی ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی جو کہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے (وہ چھ بندے یہ ہیں): جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہلِ بیتؓ کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔'' (امام ترمذی' ابنِ حبان اور حاکم)

---

[1] اہلِ فقر

❁ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیتؓ سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔'' (ابن حبان۔ حاکم)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! بے شک میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطا کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ملے جبکہ وہ اہلِ بیتؓ سے بغض رکھنے والا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (حاکم۔ طبرانی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیتؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو۔ اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں حالانکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے علی (رضی اللہ عنہٗ) اور اس کے مددگاروں کے لیے مغفرت طلب کی۔'' (طبرانی)

❁ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے

فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے ساتھ بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہ ہم سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔'' (طبرانی)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے اہلِ بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے حاملہ ہوئی ہو۔'' (بیہقی۔ دیلمی)

❁ ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ سے اور میرے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لیے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات کثیر ہو جائیں تا کہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔'' (امام دیلمی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں: علیؓ سے بغض رکھنا، میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام (یعنی اقرار باللسان) کا نام ہے۔'' (امام دیلمی)

فضائل
خاتونِ جنت سیّدہ کائنات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا۔ اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہلِ زمین میں سے صرف دو آدمیوں کو چنا ہے ان میں سے ایک تمہارا والد ہے اور دوسرا تمہارا شوہر۔ (حاکم)

❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے'' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔ (بخاری)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے گھر میں رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹیاں جمع نہیں ہوسکتیں۔'' (متفق علیہ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ''اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا' سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے' اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔'' (مسلم۔ترمذی۔ابو داؤد۔ابن ماجہ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے' اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔'' (مسلم۔نسائی)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری جگر گوشہ ہے' اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔'' (ترمذی۔احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔'' (حاکم۔طبرانی)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری شاخ ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔'' (امام احمد۔حاکم)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت میں، سب سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملوں گی اس پر میں ہنس پڑی۔'' (بخاری)

❁ حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لیے بہت قیام کرنے والے تھے۔'' (ترمذی۔ حاکم)

❁ حضرت ابنِ بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔'' (ترمذی۔ نسائی۔ حاکم)

❁ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس ہستی کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔'' (امام ابوداؤد۔ احمد)

❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظرِ التفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔'' (مشکوٰۃ)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ''جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ

عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ سیّدہ رضی اللہ عنہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔'' (امام حاکم، نسائی، ابوداؤد)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب آپ ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لیے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس شخصیت کے پاس تشریف لاتے وہ بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی ہوتیں اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔'' (امام حاکم۔ ابن حبان)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔'' (طبرانی)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''حضور نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔'' (حاکم)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ

عنہا تشریف لائیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا' پھر چپکے سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرسکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دَور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے' میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔'' (بخاری)

❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا' اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔'' (ترمذی۔ نسائی۔ احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں'' پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اہلِ جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین ہیں: خدیجہؓ بنت خویلد' فاطمہؓ بنتِ محمد' فرعون کی بیوی آسیہ بنتِ مزاحم اور مریم بنتِ عمران۔'' (امام احمد۔ نسائی۔ حاکم)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم نہیں چاہتیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مومنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!'' (نسائی۔ حاکم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔'' (بخاری۔ طبرانی۔ ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لیے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔'' (نسائی۔ طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی کرم اللہ وجہہ سے کر دوں۔'' (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں، تم اور یہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت سو کر اُٹھے تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔'' (امام احمد۔ امام بزاز۔ حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک آواز دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنتِ محمد گزر جائیں۔'' (امام حاکم۔ خطیب بغدادی۔ طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: انبیاءِ کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر

میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کے منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں گی۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔'' (امام ابن عساکر)

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے بتایا: سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ)، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔'' (امام حاکم۔ ابن عساکر)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔'' (طبرانی)

❁ ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم! اُن کا چلنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔'' (بخاری)

❁ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔'' (امام ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس قدر مشابہت

رکھنے والا نہیں دیکھا۔'' (بخاری۔نسائی۔ابنِ حبان۔ ابوداوٗد)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں اس (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔'' (امام ابن حبان،احمد۔طبرانی)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی (رضی اللہ عنہٗ) اور حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔'' (امام احمد)

❁ اُم المومنین حضرت امِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ''جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی سے ملنے باہر گئے تھے۔ سیّدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔'' (امام احمد)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے

محبت کرنے والوں (غلاموں) کو آگ سے نجات دے دی ہے۔'' (امام دیلمی)

❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: ''اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپؓ سے زیادہ محبوب نہیں۔'' (حاکم۔ ابن ابی شیبہ۔ احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔'' (امام طبرانی)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔'' (امام طبرانی)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا میں نے سیّدہ فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔'' (امام ابونعیم۔ حاکم)

فضائل
امیر المتقین، امیر العارفین،
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔'' (ترمذی۔ احمد۔ حاکم)

❁ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (امام حاکم المستدرک۔ امام ترمذی)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔'' (ترمذی 3728۔ حاکم)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ''سب سے پہلے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔'' (ترمذی)

امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جارہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (بخاری)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض مغازی (ایک جگہ کا نام) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑ دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا' اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا مبارک لعابِ دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا' اللہ

تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیں کہ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں۔'' تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔'' (امام مسلم۔ترمذی۔المستدراک)

❀ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔'' (ترمذی۔نسائی)

❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔'' (امام ترمذی۔ابن ابی عاصم)

❀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ! میرے اور تمہارے علاوہ حالتِ جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کر سکتا۔'' (ترمذی۔بزاز۔ابویعلیٰ)

❀ حضرت اِم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں۔'' (ترمذی۔طبرانی)

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرہ (مدینہ منورہ) لے کر آئے اور

بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اور حق گوئی نے ان کا یہ حال کر دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔'' (ترمذی۔ حاکم۔ طبرانی)

❁ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا ادا (ذمہ داری) نہیں کر سکتا۔'' (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔'' (ترمذی۔ حاکم)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔'' (ترمذی۔ طبرانی)

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔'' (ترمذی۔ حاکم)

❁ حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، پھر عرض کیا گیا اور

مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: ان کے خاوند (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اگرچہ جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور قیام فرمانے والے تھے۔'' (ترمذی۔ حاکم)

✿ حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔'' (امام ابوداؤد۔ امام احمد)

✿ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ''اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا علیؓ آگیا ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کئی مرتبہ فرمایا آپ بیان فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگے پھر اسی دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔'' (احمد۔ حاکم)

✿ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت زید رضی اللہ عنہ) سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر' حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا: چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ

اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفرؓ، علیؓ اور زیدؓ بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے مردوں کے بارے میں عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفرؓ! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرۂ نسب سے ہے، اے علیؓ! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زیدؓ! تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' (امام احمد۔امام حاکم)

❁ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورہ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورت اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت کو سوائے اس آدمی کے، جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔'' (امام احمد)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم! وہ ذاتِ حق تعالیٰ میں یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔'' (امام احمد۔امام حاکم)

❁ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔'' (طبرانی۔ حاکم)

❁ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا' جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ' اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جبرائیل تم سے راضی ہیں۔'' (امام طبرانی)

❁ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے' اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور میرے اہلِ بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا۔'' (امام طبرانی)

❁ حضرت زید بن ارقم روایت فرماتے ہیں ''میں نے ابو طفیل سے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں' اُس کا علی مولیٰ ہے۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غدیرِ خم کے مقام پر خطاب کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؓ مولیٰ ہے' اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اس کی اعانت کرے تو اُس کی اعانت فرما۔''
(امام حاکم۔ امام طبرانی)

❁ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غدیرِ خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے۔'' (امام احمد۔ طبرانی)

❁ ابو اسحاق فرماتے ہیں ''میں نے حضرت سعید بن وہب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے۔'' (احمد، نسائی)

✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔'' (امام ترمذی۔ احمد)

✿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بیان فرمائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: علی (کرم اللہ وجہہ) میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا، جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور پھر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے۔'' (نسائی)

✿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔'' (ابن ماجہ۔ نسائی)

✿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟

لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولیٰ ہوں۔ اے اللہ! جو اسے ولی رکھے اسے تو بھی ولی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔'' (ابن ماجہ)

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے ان سے کچھ شکایت ہوئی۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے۔'' (امام احمد۔ نسائی۔ حاکم اور ابن ابی شیبہ)

❁ حضرت میمون ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی...... جسے وادئ خم کہا جاتا ہے...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لیے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے (یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ) عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔'' (امام احمد۔ بیہقی۔ طبرانی)

❁ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا' اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' (امام احمد۔ ابنِ ابی عاصم۔ حاکم)

❁ حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت فرماتے ہیں ''ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو (انعامات سے) نواز رہے تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آیا' اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس شاخ سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ راوی فرماتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے پھر پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ میں نے کہا: مولا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''بخدا! میں بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔'' اور پھر فرمایا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: 'جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؓ مولیٰ ہے۔'' پھر مزاحم (داروغہ خزانہ) سے پوچھا کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اس پر اُنہوں نے فرمایا: ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو اور ابنِ ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی اور اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں' آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کی طرح حصہ پہنچ جائے گا۔'' (امام ابو

نعیم اور ابنِ عساکر)

❁ حضرت ابنِ بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علیؓ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علیؓ مجھ سے اور میں علیؓ سے ہوں' اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مٹی سے کی گئی اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں' اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں' میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا نہ ہوا جب تک میں نے تجدیدِ بیعت نہ کر لی۔'' (امام طبرانی)

❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علیؓ کی وصیت کرتا ہوں' جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ولی جانا اور جس نے علیؓ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔'' (دیلمی۔ متقی ہندی، ابنِ عساکر)

❁ حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ' یا میں نے کہا: اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علیؓ کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔'' (امام نسائی۔ احمد۔ حاکم)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''اہلِ شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تو نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لیے ذلت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیات ہوتے تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اذیت کا باعث بنتا۔'' (امام حاکم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت میں بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علیؓ! تو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اس کے لیے بربادی ہے' جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ (حاکم)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے ہوئے سنا۔ مبارک باد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔'' (حاکم، ابو یعلی، طبرانی)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔'' (امام طبرانی)

حضرت ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب (مٹی والے) سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا' جب انہیں ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے۔ راوی (ابو حازم) نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا

نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب اٹھو! اے ابوتراب اٹھو۔'' (متفق علیہ)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔'' (حاکم۔ ترمذی)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین فضیلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔'' (امام احمد)

❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔'' (احمد۔ طبرانی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی (رضی اللہ عنہٗ) عرب کے سردار ہیں۔''
(امام حاکم۔ ابونعیم)

ام المومنین حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علیؓ اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے۔'' (حاکم۔ طبرانی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علیؓ ایک ہی نسب سے ہیں۔'' (امام طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سبقت لے جانے والے علی بن ابی طالبؓ ہیں۔''
(امام طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالبؓ ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لیے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام' مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (امام طبرانی)

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں' متقین کے امام ہیں اور نورانی چہرے والوں (اہلِ فقر) کے قائد ہیں۔'' (امام طبرانی)

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق مجھے تین القاب وحی فرمائے:

1) یہ سیّد المسلمین ہے۔

2) یہ امام المتقین ہے۔

3) یہ نورانی پیشانی والوں کے قائد ہیں۔ (امام حاکم المستدرک)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں یہ آیت: ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو رحمٰن ان کے لیے دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی محبت ہے۔'' (امام طبرانی)

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔'' (امام طبرانی)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے۔'' (امام ابن ابی شیبہ)

فضائل
حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے لیے کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد

امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل و اسحاق (علیہم السلام) کے لیے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (بخاری۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہٗ سینہ سے سر تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل شبیہہ ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہٗ سینہ سے نیچے پاؤں تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل شبیہہ ہیں۔ (امام ترمذی۔ امام احمد۔ طبرانی)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اکثر اوقات حاضر ہوتا اور دیکھتا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔'' (امام نسائی)

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں اے اللہ جو حسینؓ سے محبت رکھے اسے محبوب رکھ۔ حسینؓ نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔ جسے یہ پسند ہو کہ کسی جنتی مرد کو دیکھے (ایک روایت میں ہے کہ جنتی نوجوانوں کے سردار کو دیکھے) وہ حسینؓ بن علیؓ کو دیکھے۔''

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ حضرت امام حسینؓ چلتے ہوئے آئے اور آغوشِ رسالت میں گر گئے اور اپنی انگلیاں داڑھی مبارک میں داخل کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا منہ کھول کر بوسہ لیا اور پھر فرمایا ''اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔'' (بخاری)

❁ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا لعابِ دہن چوستے ہوئے دیکھا جس طرح آدمی کھجور چوستا ہے۔''

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز ادا فرما رہے

تھے، جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔'' (امام نسائی۔طبرانی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلبؓ کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہیں میں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، حمزہؓ، علیؓ، جعفرؓ، حسنؓ، حسینؓ اور مہدیؓ (رضی اللہ عنہم)۔'' (ابن ماجہ، حاکم)

حضرت ابو معدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر مولا علی کرم اللہ وجہہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔'' (امام احمد)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اٹھائے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے تو ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔'' (امام ابن ابی شیبہ۔حاکم)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لیے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے۔ آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔'' (بیہقی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو

گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے۔'' (امام طبرانی)

۞ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حسنؓ کے لیے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسینؓ کے لیے میری طاقت وسخاوت کی وراثت ہے۔'' (امام طبرانی)

۞ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''انہوں نے اپنے بابا جان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرضِ وصال کے دوران امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حسنؓ میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسینؓ میری جرأت و سخاوت کا وارث ہے۔'' (طبرانی۔شیبانی)

۞ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھے۔ حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) کہیں گم ہو گئے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتے ہیں ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ چل پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے دیکھا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا تھا جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسنین

کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔" (امام طبرانی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے: "تمہارا اونٹ کیا خوب اونٹ ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔" (امام طبرانی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہونے پر اُن کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔" (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ طبرانی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کی طرف سے بطور عقیقہ ایک ایک دنبہ (امام نسائی نے دو دو دنبوں کا ذکر کیا ہے) ذبح کیا۔" (ابوداؤد۔ بیہقی۔ طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "جب امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) رکھ دیے۔" (امام احمد۔ ابو یعلیٰ۔ حاکم۔ طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں "جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن (رضی اللہ عنہ) ہے پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی

ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین (رضی اللہ عنہ) ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن (رضی اللہ عنہ) ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون رضی اللہ عنہ کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔'' (امام احمد۔ حاکم۔ ابنِ حبان)

❁ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسنؓ رکھا اور جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ اس (حسنؓ) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس (حسنؓ) کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسینؓ رکھا۔'' (امام عبدالرزاق)

❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ: ''آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔'' (مسلم۔ ترمذی)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان ہستیوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو ماموں اور خالہ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو ماں باپ کے لحاظ سے

سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ ہستیاں حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) ہیں' ان کے نانا جان اللہ تعالیٰ کے رسول' ان کی نانی جان خدیجہ بنتِ خویلد (رضی اللہ عنہا) ان کی والدہ محترمہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ' ان کے والد محترم علیؓ بن ابی طالبؓ، ان کے چچا جان جعفر بن ابی طالبؓ' ان کی پھوپھی جان امِ ہانی بنتِ ابی طالب' ان کے ماموں جان قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹیاں زینب' رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا جنتی ہیں' ان کے والد جنتی ہیں' ان کی والدہ جنتی ہیں' ان کے چچا جنتی ہیں' ان کی پھوپھی جنتی ہیں' ان کے ماموں جنتی ہیں اور ان کی خالہ جنتی ہیں اور وہ دونوں حسنین کریمین (رضی اللہ عنہم) خود بھی جنتی ہیں۔'' (طبرانی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے ''نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ روح اللہ' کلمۃ اللہ' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے جانے کے لیے جمع کیا۔ ان عیسائیوں کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس ہستی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی بڑے سے بڑا آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابوالقاسم! ہمارے کچھ بے وقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔ (امام حاکم)

❁ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں

ہوگا۔'' (ترمذی۔احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسنؓ اور حسینؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔'' (ابن ماجہ۔نسائی۔احمد۔طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں (حسنین کریمینؓ) سے بھی محبت کرے۔'' (نسائی، ابن خزیمہ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیٹے (امام حسین رضی اللہ عنہٗ) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسن اور حسین ہی تو میرے گلشنِ دنیا کے دو پھول ہیں۔'' (ترمذی۔نسائی۔احمد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ''میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کپڑا

اُٹھایا تو وہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔'' (ترمذی۔ ابنِ حبان)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ کو اپنے اہلِ بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔'' (ترمذی۔ ابویعلی)

❁ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اتنے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم تشریف لائے' انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے' دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا' پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ''تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔'' میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی گفتگو روک کر انہیں اٹھا لیا۔'' (ترمذی۔ نسائی)

❁ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ حضرت حسن یا حسین (رضی اللہ عنہم) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لیے تکبیر ادا کی اور نماز پڑھنا شروع کی' نماز کے دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادہ سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہے۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ ادا فرمایا۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان گزرا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ میری پیٹھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لیے

جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو جائے۔'' (امام نسائی۔ احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر امام حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرے کندھے پر امام حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (امام احمد۔ امام حاکم)

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حسنین کریمین رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' (طبرانی)

حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں! حالانکہ میرے گلشنِ دنیا کے یہی تو وہ پھول ہیں جن کی مہک کو میں سونگھتا رہتا ہوں۔'' (طبرانی)

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین (رضی اللہ عنہم) کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور پھر فرمایا: بیشک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لیے غیر ارادی طور پر کھڑا ہو گیا ہوں۔'' (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے

گزرے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی' آپ ﷺ نے (سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔'' (طبرانی)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے' ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہم دونوں شہزادوں کے رونے کی آواز سنی اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس ہی تھے۔ پس آپ ﷺ اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے آپ ﷺ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے شہزادوں کو کیا ہوا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجادوں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر کسی کو قطرہ پانی تک نہ ملا۔ آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ایک شہزادہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑا دیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی' جب کہ دوسرا شہزادہ بھی اُسی طرح رو رہا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا شہزادہ بھی مجھے دے دو تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شہزادے کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا سو وہ دونوں شہزادے یوں خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔'' (طبرانی)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں ''ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ

عنہا کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تُو تو آنکھ کا تارا ہے' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید' اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تُو بھی آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔''

(طبرانی)

❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے' تو میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟'' تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سے محبت کیوں نہ کروں یہ دونوں تو میرے پھول ہیں۔'' (امام بزاز)

❁ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں روانہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی (کرم اللہ وجہہ)! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔'' (امام حاکم)

❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسنؓ اور حسینؓ میرے بیٹے ہیں' جس نے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) سے محبت کی۔ اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔'' (امام حاکم - 4776)

❁ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے لیے فرمایا: ''جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔'' (طبرانی)

❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا: ''جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہوگیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہوگیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہوگیا اسے اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا۔ اس کے لیے دائمی عذاب ہوگا۔'' (طبرانی)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں' قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے' ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تا آنکہ لوگ جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔'' (طبرانی)

❁ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' (طبرانی۔ ترمذی)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں سے ہو (وہ چار) میں' تم' حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (احمد۔ طبرانی)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے' میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود) فاطمہ رضی اللہ عنہا' حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (حاکم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اہلِ جنت' جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟۔'' (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت کبھی نہیں کی تھی' اس نے میری زیارت کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسنؓ اور حسینؓ تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' (نسائی۔طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں' دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لیے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران نمرود اور فرعون ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو' میں تجھے دو ستونوں حسنؓ اور حسینؓ کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن اپنے حجلۂ عروسی میں شرماتی ہے۔'' (امام طبرانی)

پس اے اہلِ ایمان' یاد رکھو! اہلِ بیتؓ سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور جو اُن سے بغض رکھتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغض رکھتا ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغض رکھتا ہے وہ اللہ سے بغض رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے وہ مردود، ملعون' لعنتی، خارجی اور دوزخی ہے۔

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے:

''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کسی کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔''

(مشکوٰۃ۔ 6018)

قدیم زمانے میں جب کارواں رات کو صحرا میں سفر کرتے تھے تو ستاروں کی مدد ہی سے راستے کا پتہ چلاتے تھے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اشارہ مبارک بھی اسی طرف ہے کہ میرے کسی ایک صحابیؓ کی بھی پیروی کرلو گے تو صراطِ مستقیم پا جاؤ گے۔

صحابی کے معنی ساتھی اور رفیق کے ہیں اور صحابہ صحابی کی جمع ہے، صحابی کا لفظ صحبت سے نکلا ہے خواہ صحبت کی مقدار کچھ بھی ہو۔ اور اصطلاحاً یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت اور صحبت اختیار کی اور دینِ اسلام کو نہ صرف خود قبول کیا بلکہ اسے دنیا میں قائم و نافذ کرنے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عاشقینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اوّلین اور اُمتِ مسلمہ کا سب سے اعلیٰ گروہ، ممتاز طبقہ اور اعلیٰ ترین جماعت ہے یہ حضرات نور کا وہ مینار ہیں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ہر امتحان اور آزمائش میں پورے اترے۔

صحابہ کرام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو جمالِ محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں اس قدر فنا ہو گئے تھے کہ وہ صبغتہ اللہ یعنی اللہ کے رنگ میں رنگ گئے تھے۔

شرفِ صحابیت کے لئے شرائط

عہدِ رسالت اور بعثت سے قبل ہزاروں لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ کیا لفظ صحابی کا اطلاق ان سب پر ہو گا یا یہ ایک مخصوص سعادت ہے جو چند شرائط سے مشروط ہے:

- مشہور تابعی بزرگ حضرت سعیدؓ بن مسیّب کے نزدیک ایسا شخص جو سال دو سال ایمان کی حالت کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہم رکابی میں ایک یا دو غزوات میں شریک رہا ہو، صحابی کہلانے کا مستحق ہے۔
- بعض علماء کے پاس حدیث روایت کرنے کی شرط ہے یعنی ایسا صحابی جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں اُمت تک پہنچائی ہوں۔
- علامہ سخاوی نے اپنی کتاب ''فتح المغیث'' میں فرمایا ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ہے جو نہ صرف طویل مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہا ہو بلکہ اس کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ''کامل اتباع'' (ظاہر و باطن میں) بھی ہو۔ اِن کے خیال میں اس مقصد سے ہٹ کر اسلام قبول کرنے کے بعد صرف شرفِ ملاقات حاصل کرنے والے صحابی ایسے ہیں جیسے وفود میں آنے والے عام لوگ...... جن علماء نے اس اصول میں نرمی برتی انہوں نے کہا کہ وہ بالغ مسلمان جس نے ثباتِ عقل و ہوش میں ایمان کی حالت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہو وہ صحابی کہلایا جا سکتا ہے۔
- قاضی عبدالبر نے اپنی کتاب ''استیعاب'' اور ابنِ ہندہ نے ''معرفتہ الصحابہ'' میں اس کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے۔ اور انہوں نے عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر مسلمان خواہ اس

نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ہو یا نہ کیا ہو صحابی تسلیم کیا ہے۔

❁ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے صحابیت کیلئے کم سے کم یہ شرط عائد کی ہے کہ حالتِ ایمان میں شرفِ ملاقات حاصل کیا ہو دیکھنا ضروری نہیں کہ بعض ملنے والے نابینا بھی تھے جیسے حضرت عبداللہ ابنِ ام کلثومؓ۔

❁ شرفِ صحابیت کے لئے ''اسد الغابہ'' میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول ملتا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایک مہینہ ایک دِن یا ایک گھنٹہ یا ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت پائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہو وہ صحابی کہلانے کا مستحق ہے۔شرط صرف یہ ہے کہ حالتِ ایمان میں دیکھا ہو اور پھر اس متاعِ ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہو۔

عام معیار زہد وتقویٰ، اتباعِ رسول اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرار دیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حالتِ ایمان میں دیکھا ہو یا ملاقات کی ہو صحابی کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے۔

الغرض کوئی غوثیت، قطبیت اور زہد وتقویٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہو جائے لیکن فضیلت میں اس عام صحابی کے برابر بھی نہیں ہو سکتا جو دِن بھر بھیڑ بکریاں اور اونٹ چرا کر گرد آلود ہاتھ پاؤں کے ساتھ مسجدِ نبوی میں آتا اور وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے رکوع وسجود کا شرف حاصل کرتا تھا اور دیدارِ محبوب سے اپنی نگاہوں اور روح کو سیراب کرتا۔

مقامِ صحابیت کے تعین کے بعد ایمان میں سبقت' استقامت اور قربِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعتبار سے صحابہ کرامؓ کی فضیلت کی درجہ بندی کی گئی ہے۔

روئے زمین کی اوّلین ہستی جس نے منصبِ نبوت سے مستفید چہرۂ رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھا وہ خوش نصیب خاتون آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریکِ حیات اور مونس وغمگسار اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے

مطابق اوّلیت ایمان کے لحاظ سے مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ابوبکرؓ ابنِ قحافہ ہیں۔ عورتوں میں یہ سعادت اُم المومنین حضرت خدیجہؓ بنتِ خویلد کے حصے میں آئی۔ نوجوانوں میں سب سے پہلے حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ایمان لائے۔ آزاد کردہ غلاموں میں یہ شرف حضرت زیدؓ کو حاصل ہوا۔'' انہیں ''اوّل المسلمین'' کہا جاتا ہے۔

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے راضی ہونے کا اعلان کیا:

- ''اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے، یہی بڑی کامیابی ہے''۔ (المائدہ۔119)
- ''وہ مہاجرین وانصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے''۔ (توبہ۔100)
- ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے''۔ (الفتح۔18)
- ''اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کی جماعت (حزب اللہ) ہیں خوب سن لو اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے''۔ (المجادلہ۔22)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت قرآن کی روشنی میں

- ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ ایسے

ہیں کہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحیم ہیں''۔ (سورہ فتح)

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیثِ مبارکہ میں

❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اِن کے بعد ہوں گے اور پھر جو اِن کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا۔ (پھر فرمایا) پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے اور جسمانی اعتبار سے وہ خوب موٹے تازے ہوں گے۔'' (بخاری)

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا: میری اُمت کے بہترین لوگ اس قرن (یعنی زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے' پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں' پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں' ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی گواہی اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سابق ہوگی۔'' (مسلم۔ ابن ابی شیبہ)

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانہ کے ہیں' جس میں' میں موجود ہوں اور اس کے بعد دوسرے زمانہ کے اور اس کے بعد تیسرے زمانہ کے۔'' (مسلم۔ احمد)

❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں میرے زمانۂ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانہ کے لوگ بہتر ہیں۔ راوی

کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانہ کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر طلب کیے گواہی دیں گے' امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔'' (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن مَوَلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں ''جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچانک میں نے اپنے سامنے خچر پر سوار ایک آدمی دیکھا' وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ' میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں۔ اے اللہ' مجھے بھی ان سے ملا دے۔ میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے لگا اور میرا یہ دوست بھی اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ' میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا زمانہ بہتر ہے' جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر ان لوگوں کا زمانہ بہتر ہے جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا یا نہیں (مجھے یاد نہیں) پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں موٹاپا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لیے خون بہائیں گے لیکن اس کی تمنا نہیں کریں گے (راوی فرماتے ہیں) جب میں نے دیکھا تو وہ شخص حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔'' (احمد، ابو یعلی)

❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں' میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا۔ پس اللہ تعالیٰ اِن کے بعد والوں کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔'' (طبرانی۔ ابونعیم)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں ''آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔'' (ترمذی)

❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تمہارے درمیان وہ شخص باقی ہے جس نے مجھے

دیکھا اور میری صحبت اختیار کی۔ خدا کی قسم! تم اس وقت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص باقی ہے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کی۔'' (ابن ابی شیبہ)

❁ حضرت عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھے اس دوران دو گھڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دور سے انہیں دیکھا تو فرمایا: دو کندی مذحجی[1] ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کر سکے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے مبارکباد ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تاکہ اسے بیعت کر سکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپکی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ کی اتباع اور تصدیق کرے لیکن آپ کی زیارت نہ کی ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارک باد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا، پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔'' (امام احمد۔ طبرانی)

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے اُنہیں دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان ''اور جس نے مجھے دیکھا'' سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے انہیں (یعنی صحابہ کرام کو) دیکھا (یعنی تابعین کرام)۔'' (طبرانی۔ ابو نعیم)

---

[1] قبیلہ کا نام

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں ''ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے سوچا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ پڑھیں وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر چہرۂ اقدس آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لیے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لیے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (مسلم، احمد)

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی زمین کے کسی خطے پر فوت ہوگا تو قیامت کے دن اس خطۂ زمین کے لوگوں کے لیے نور اور رہنما بن کر اُٹھے گا۔'' (ترمذی)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی آدمی کو اس طرح نہ ڈھونڈا جائے جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔ (امام احمد)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری اُمت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے پروردگار سے اپنے صحابہ کے اُس اختلاف کے بارے میں پوچھا جو میرے بعد ہوگا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی مانند ہیں۔ بعض بعض سے روشنی میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے، پس جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لے لیا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔'' (امام دیلمی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے درمیان اس طرح تشریف فرما تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے، ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔'' (ابنِ ماجہ)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے''۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔ (امام ابن ابی شیبہ۔ امام احمد)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے......'' (ابن حبان۔ حاکم۔ طبرانی)

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور فرمایا:

اے لوگو! میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا‘ پھر جوان کے بعد ہوں گے اور پھر جوان کے بعد ہوں گے‘ پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔‘‘ (امام ابن ابی شیبہ)

❁ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔‘‘ (امام ابونعیم۔قضاعی)

❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ‘ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔‘‘ (طبرانی)

❁ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ‘ سے پوچھا گیا کہ کیا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔‘‘ (امام ابونعیم)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے‘ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں‘ تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں‘ تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے‘ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔‘‘ (متفق علیہ)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔'' (بخاری)

❁ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو بُرا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (بخاری۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، میرے صحابہ کو بُرا مت کہو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

❁ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور میرے بعد انہیں اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہو گی۔'' (ترمذی۔ احمد)

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو: تمہارے شر کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔'' (ترمذی۔ طبرانی)

❁ حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بُرا مت کہو پس ان کا نبی کی محبت میں ایک لمحہ رہنا تمہاری

زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ۔ابن ابی شیبہ)

❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو اس پر لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچے۔ بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برُائی پریشان کرے وہی مومن ہے۔'' (نسائی۔طبرانی۔طحاوی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل تعداد میں۔ پس میرے صحابہ کو برُا بھلا مت کہو اور جس نے انہیں برُا بھلا کہا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔'' (طبرانی۔ابویعلی)

❁ حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کا میری وجہ سے دفاع کیا اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔'' (امام احمد)

❁ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چُن لیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو چُن لیا پس اس نے میرے لیے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار، پس جنہوں نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔'' (حاکم طبرانی۔ابن ابی عاصم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی بُرائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لیے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لیے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔'' (امام دیلمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف توجہ کی تو قلبِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا پس اسے اپنے لیے چن لیا اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنا دیا' وہ ان کے دین کے لیے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھی اور جس شے کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہے۔'' (امام احمد۔ بزار۔ طبرانی۔ بیہقی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے' اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں' اگر وہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت میں بھی نہ ہو تو میرے صحابہؓ کے اقوال کے مطابق کرو اور فرمایا: میرے صحابہؓ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے' ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہؓ کا اختلاف (بھی) تمہارے لیے رحمت ہے'' (بیہقی)

علامہ ابن حجر مکی اپنی تصنیف ''اسنی المطالب فی صلۃ الاقارب'' میں فرماتے ہیں: ''مسلمان پر لازم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ اور اہلِ بیتؓ کا ادب واحترام کرے، ان سے راضی ہو، ان کے فضائل وحقوق پہچانے اور ان کے اختلافات سے زبان روکے۔''

حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔ ''صحابہ کرامؓ کو گالی دینا اور ان کی تنقیص حرام ہے، اس کا مرتکب ملعون ہے۔'' امام مالکؒ فرماتے ہیں ''جس شخص نے کہا کہ ان میں سے کوئی ایک گمراہی پر تھا، قتل کیا جائے گا اور جس نے اس کے علاوہ انہیں گالی دی، اسے سخت سزا دی جائیگی۔''

فضائلِ خلفائے راشدین

سب سے افضل خلفائے راشدین ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہٗ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ، ان کو تمام صحابہؓ پر فضیلت حاصل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل آپ فضائل اہلِ بیت میں پڑھ چکے ہیں باقی تین خلفائے راشدین کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں:

فضائل
امامِ صدیقین، خلیفۃ الرسول، یارِ غار
سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے درجات اور مراتب میں اس قدر بلند ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہٗ کو عارفین کے سردار، متقی لوگوں میں سب سے اعلیٰ، اصحابِ تجرید وتفرید کے امام، راسخ الایمان، رفیق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، امامِ صدیقین اور افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفۃ الرسول کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کوئی عارف حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہٗ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔ سالکین کے لئے آپ رضی اللہ عنہٗ مشعلِ راہ ہیں۔ سالک یا طالب کے لئے ضروری ہے کہ پورے خلوص اور صدق سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہٗ کی پیروی کرے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا کہ 'میں نبی ہوں' تو وہ کسی معجزے کا مطالبہ کیے بغیر ایمان لے آئے اور جب یہ فرمایا کہ مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی ہے تو انہوں نے تصدیق کی اور آپ رضی اللہ عنہ امامِ صدیقین اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ گروہوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو دوسرے گروہ کا نام آپ رضی اللہ عنہ کے لقب صدیق پر صدیقین رکھا اور اس گروہ کو دوسرے نمبر پر رکھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ (النساء 69)

یہاں صدیقین سے مراد عارفین ہیں۔ صدیق کا مرتبہ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا لیکن امامِ صدیقین اور صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

مَافَضَلَ اَبَابَکْرٍ بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ وَلَابِکَثْرَۃِ التِّلَاوَۃِ وَالصَّوْمِ وَلٰکِنْ شَیْءٌ وَ قَرَفِیْ قَلْبِہٖ o

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت نماز، تلاوت اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے دل میں قرار پانے والی ایک اعلیٰ چیز کی وجہ سے ہے جو میری محبت ہے۔

اس سے ثابت ہوا تقویٰ، ایمانِ کامل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق ہے اور یہی صدق ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامِ عاشقین بھی ہیں اور یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کے ہر عمل سے ثابت ہوتی ہے۔

ایک اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

مَاصَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا قَدْ صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ o

ترجمہ: جو چیز اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی تو میں نے اس کو ابوبکر کے دل میں ڈال دیا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب سلطان الوھم میں فرماتے

ہیں:

سالک یا طالبِ مولیٰ کو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح ہونا چاہیے کہ بصدق دل اور اخلاصِ دل سے اپنا تمام مال، اپنی جان اور آل اولاد اپنے مرشد کامل پر قربان کرنے سے دریغ نہ کرے جب اس طرح کے طالبِ صادق کا اور مرشدِ کامل اکمل کا آپس میں اِتصال اور اتحاد ہوتا ہے تو ان کا کام روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے اور ان کا معاملہ بلند سے بلندتر ہو جاتا ہے۔ لَوْ وَزَنَ اِیْمَانُ اَبِی بَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ النَّاسِ لَرَجَعَ ○ ترجمہ: اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کا مقابلہ دوسرے لوگوں کے ایمان کے ساتھ کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ایمان سب پر غالب آ جاتا۔ کیا آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہوتا؟ اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگوں میں کون سی چیز حجاب تھی؟ وہ صدق ہے۔ کیونکہ باعتبارِ صدق جو فیض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاصل کیا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ حاصل نہ کر سکے۔ انہوں نے وہ فیض کیوں نہ حاصل کیا؟ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصرف تو سب پر اس طرح برابر تھا جس طرح سورج کی روشنی ہر چیز پر برابر پڑتی ہے مگر فیض کا حصول بقدرِ استعداد ہوتا ہے۔

پرتوِ خورشید عشقت برہم تابد ولیکن سنگ بیک نوع نیست تا گوہر شوند

ترجمہ: سورج کی روشنی تو ہر ایک پتھر پر برابر پڑتی ہے لیکن تمام پتھر ایک جیسے نہیں ہوتے کہ لعل یا قیمتی موتی بن جائیں۔

پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پس اسی طرح ہر انسان کی صلاحیتیں یکساں نہیں ہوتیں بلکہ ہر ایک میں اپنی اپنی استعداد ہوتی ہے اسی استعداد کے مطابق ہر ایک نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے فیض حاصل کیا پس اسی طرح پیر (مرشد کامل اکمل) اور مرید (سالک یا طالب) دونوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اگر ایک طرف بھی کمزوری یا کوتاہی ہو تو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا کام انتہا کو نہیں پہنچتا یعنی پیر کامل ہو لیکن مرید صادق نہ ہو یا مرید صادق ہو پیر کامل نہ ہو تو بھی معاملہ نہیں بنتا اور کامیابی

حاصل نہیں ہوتی۔آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''پیر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اور مرید کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح ہونا چاہیے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ ٥ (سورہ توبہ 40) ''اگر تم میرے حبیب کی امداد نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد کی جب کافروں نے انہیں نکالا، اس حال میں کہ وہ دو میں سے دوسرے تھے جب کہ وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے صاحب کو کہہ رہے تھے کہ غمگین نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص سکون نازل فرمایا۔''

مفسرین فرماتے ہیں! 'صاحب' ابو بکر صدیقؓ تھے اور ان پر ہی سکون نازل کیا گیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پرسکون رہے تھے۔حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ تمام زمین والوں پر عتاب فرمایا اور ارشاد فرمایا:- ''اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ۔

ارشادِ ربانی ہے: '' وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ٥ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ٥ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ٥ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ٥ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ٥ (سورہ الیل 17 تا 21) ''اور آگ سے بچے گا وہ بہت متقی جو اپنا مال خرچ کرتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں ہے جس کا بدلہ دیا جائے مگر ربِّ اعلیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور وہ عنقریب راضی ہو جائے گا۔''

تفاسیر میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی:

حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پانچ غلاموں' دو عورتوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔'' (امام بخاری)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

ہم سب سے زیادہ محبوب تھے اور وہ ہم سب سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: ''مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔'' (امام ابن حبان۔امام بزار)

❁ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام' وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔ (بخاری۔حاکم)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا ''جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہوگئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے' میں تو صبح وشام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے لقب سے موسوم ہوئے۔'' (حاکم' عبد الرزاق' ابو یعلی' السلسلۃ الصحیحۃ)

حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہو سوائے ابو قحافہ، ابو بکر، عبد الرحمٰن بن ابی بکر اور ابو عتیق بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے۔ اور ابو عتیق کا نام ''محمد'' تھا۔'' (طبرانی۔ حاکم۔ بخاری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا ''قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں کے درمیان جمع کیا۔'' (ابن ابی شیبہ)

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبد اللہ بن عثمان ہے۔'' (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔'' (طبرانی)

حضرت ابو یحییٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں ''میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''الصدیق'' آسمان سے اُتارا گیا۔'' (طبرانی۔ حاکم)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے جنگ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! عورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب کے ساتھ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے بعد چند دوسرے صحابہ کے نام لیے۔'' (بخاری۔ 4358)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور ان کے بارے میں پوچھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا' اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ انہوں نے یہ دو مرتبہ عرض کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی لیکن ابو بکرؓ نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لیے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔'' (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے، مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ تھے' ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے روز بھی اسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔'' (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔'' (ترمذی۔ حاکم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق ہو گی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔'' (امام حاکم۔ احمد)

امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں بھی کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ کلام پڑھو تا کہ میں بھی سنوں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے: وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے اردگرد چکر لگائے اور تمام صحابہ کو معلوم ہے کہ وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا ہے''۔ (امام حاکم۔ ابن سعد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''جب ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کر سکتا تھا سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے۔'' (طبرانی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے۔ بعد

ازاں ہمیں معلوم ہوا کہ وہ جسے اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات ﷺ تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔'' (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کسی تنازعہ کی) کی صلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہ کرتے تھے اس لیے انہوں نے توجہ نہ کی۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔'' (متفق علیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) سال تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ سال تھی۔'' (مسلم)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ''میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لیے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا' اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جاسکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا' میں ان سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔'' (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت طارق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سورہ الحجرات کی یہ آیت: ''بیشک جو لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کرلیا ہے۔'' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صرف سرگوشی میں بات کروں گا' جس طرح رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔'' (امام حاکم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''کفار ومشرکین نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ وبرباد ہو جاؤ' کیا تم ایک شخص کو صرف اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا ربّ اللہ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے جو مجنون بن چکا ہے۔'' (امام حاکم)

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت

فرماتے ہیں ’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال فرمانا تھا۔ فراق میں ان کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔‘‘ (امام حاکم)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ‘ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔‘‘ (طبرانی)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ’’جب غار کی رات تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے غار میں داخل ہوں تا کہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو قبول فرمالیا گیا ہے۔‘‘ (امام ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء[1] پہنی ہوئی تھی جسے اپنے سینے پر خلال[2] سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہٗ سے کہیں' کیا تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور دریافت فرمایا ہے کیا تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا: میں اپنے رب کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے ربّ سے راضی ہوں میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں۔'' (امام ابو نعیم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔'' (متفق علیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ جو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے، سے روایت ہے ''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرضِ وصال کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے' یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ اس دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجرۂ مبارک سے پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ انور کھلے ہوئے قرآن کی

---

[1] سامنے سے کھلا ہوا لباس جو دوسرے کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے [2] لکڑی کا ٹکڑا جس سے بٹن کی طرح کپڑے کو ملایا جاتا ہے

طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم ریز ہوئے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی میں نماز توڑ دیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے لوٹے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اُسی دن وصال ہو گیا۔'' (متفق علیہ)

❁ حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں ''ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکرؓ کے پاس آ جانا۔'' (متفق علیہ)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابو بکرؓ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! بے شک تم صواحبِ یوسف (یعنی زنانِ مصر) کی طرح ہو۔ ابو بکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری۔ ترمذی)

❁ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: ''کسی قوم کے لیے مناسب نہیں کہ ان میں ابوبکر صدیق موجود ہوں اور اُن کی امامت ان کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔'' (ترمذی)

✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں ''انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا جبکہ میں غار میں تھا: اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے، جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ تعالیٰ ہو۔'' (متفق علیہ)

✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم حوض (کوثر) پر میرے ساتھی ہوگے اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی تھے۔ (ترمذی)

✿ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غار میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غزوۂ بدر کے عریش (وہ چھپر جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوسرے تھے، وہ قبر میں بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوسرے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن پر کسی کو بھی مقدم نہیں سمجھتے تھے۔'' (امام حاکم)

✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے، پس جو اہلِ صلوٰۃ میں سے ہوگا اُس کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اُسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ میں سے ہوگا اُسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے باب الصیام اور باب الریان سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا ہے۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں،

اے ابوبکر! مجھے اُمید ہے کہ تم اُن ہی لوگوں میں سے ہو۔'' (بخاری۔نسائی۔احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔'' (مسلم۔نسائی)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم عتیق یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عتیق'' رکھ دیا گیا۔'' (ترمذی۔ ابن حبان۔حاکم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اہلِ جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے' آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔'' (ترمذی۔حاکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا' پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے وہ پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہوگا۔'' (ابوداؤد 4652۔حاکم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے' مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔'' (بخاری۔3654)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔" (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔" (بخاری۔نسائی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرضِ وصال میں باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال کے اعتبار سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔" (بخاری۔نسائی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا' مجھے سوار کر کے دارالہجرت (مدینہ منورہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔" (ترمذی۔ابویعلی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس طرح مخاطب ہوئے "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان۔" (ترمذی۔حاکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو' سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔" (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضرت ابوقحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندو مند اور طاقت ور غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرسکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اباجان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: پس جس نے اپنا مال اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔ اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔ تو ہم عنقریب اسے آسانی کے لیے سہولت فراہم کردیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جارہا ہو۔ مگر صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لیے اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔'' (امام حاکم۔ امام احمد)

حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں ''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پکارا: ابوبکر! ابوبکر! روح القدس جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (طبرانی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔'' (طبرانی)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ''جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کمبل جسے ہم اوڑھتے تھے' ہم ان چیزوں سے اس وقت تک نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے امورِ خلافت میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ

تعالیٰ آپ سے راضی ہو آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے۔'' (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ وہ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی اور ان کے مرتبہ کو جانتے ہیں۔ بے شک انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔'' (امام حاکم۔ بیہقی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے محبت اور اس کا شکر ادا کرنا میری اُمت پر واجب ہے۔'' (امام دیلمی۔ خطیب بغدادی)

فضائل
امامِ عدل، مرادِ رسول، خلیفہ دوم سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ راشد، اہلِ ہدایت کے راہبر، یگانہ زمان، جہان کے بادشاہ عادل، نصیبِ وافر سے بہرہ مند، نفسِ کافر پر سب سے زیادہ سخت گیر، اصحابؓ کے سپہ سالار، امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ طالبِ مولیٰ کو عدل اور محاسبہ نفس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہونا چاہیے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ وہ ''رشید الامر'' ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر معاملہ میں درست کار اور صحیح الرائے تھے کسی کام میں بھٹکنے والے نہیں تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے رتبے اور درجے میں اس قدر بلند و بالا اور ارفع ہیں کہ تاریخِ عالم میں اور کہیں دوسری نظیر نہیں ملتی۔

آپ کا نام عمرؓ کنیت ابوحفص ہے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو فاروق کا

لقب عطا فرمایا اور آپ تاریخ میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئے آپ کی ولادت باسعادت 583ء کی ایک شب کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ خود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ میں فجار اعظم ثانی یعنی عربوں کی دوسری بڑی جنگ کے آغاز سے چار سال پہلے پیدا ہوا۔

شروع میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی قلیل تھی کفار و مشرکین مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بناتے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز دعا فرمائی۔

"اے اللہ! تو عمر بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔" (ترمذی، احمد، ابن حبان)

راوی فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب تھے۔

تو اللہ کے ہاں یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول ہوئی۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیغ بکف اپنے گھر سے نکلے تو بنی زہرہ کے ایک فرد نے راستہ میں پوچھا کدھر کا ارادہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے "میرا ارادہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کا ہے۔ اس شخص نے کہا تو پھر بنی ہاشم اور بنی زہرہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی دینِ آباء سے نکل چکے ہو اس پر اس شخص نے کہا ایک بات کہوں تو حیرانی ہوگی کہ تمہاری بہن اُمِ جمیل فاطمہ بنتِ خطاب اور بہنوئی سعید بن زید (رضی اللہ عنہ) نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو کر ان کے پاس پہنچے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی کہا۔ یہ کیا سرگوشیاں ہو رہی ہیں؟ دراصل حضرت خباب بن ارث رضی اللہ عنہ اس وقت گھر میں سورۃ طٰہٰ کی تلاوت فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی بہن اور بہنوئی نے حضرت خباب بن ارث رضی اللہ عنہ اور سورۃ کے اوراق کو چھپاتے ہوئے کہا کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے للکارا شاید تم لوگ گمراہ ہو چکے ہو۔ اس پر بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر جس پر تم ہو وہی دین گمراہی کا دین ہو تو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آپے سے باہر ہو گئے اور بہنوئی پر جھپٹ پڑے۔ فاطمہ بنتِ خطاب رضی اللہ عنہا نے بھائی سے اپنے شوہر کو چھڑانا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں طمانچے اس شدت سے رسید کیے کہ چہرہ لہولہان ہو گیا آخر وہ بھی عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی بہن تھیں بے خوف

ہو کر جوش سے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ میں اللہ کو معبودِ حقیقی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا نبی برحق مانتی ہوں''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالات سے مایوس ہو کر بہن سے وہ اوراق طلب کئے جن کی تلاوت کی جارہی تھی تو بہن نے اوراق دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے کہ اس کے پڑھنے کے کچھ آداب تھے۔ یعنی پڑھنے والا طیب وطاہر ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرطِ تجسس سے ان آداب کو قبول کیا اور غسل و وضو کے بعد کتابِ معرفت دیکھنی شروع کر دی ابھی ''اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ'' تک ہی پہنچ پائے تھے کہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ اور پکار اٹھے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لے چلو'' یہ سنتے ہی حضرت خباب رضی اللہ عنہ جلدی سے باہر آگئے اور کہا کہ مجھے یقین تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ دعا قبول ہو جائے گی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دارِارقم کی طرف چل پڑے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت وہاں قیام فرما تھے۔ وہاں پہنچ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! بے شک اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشیاں منائی ہیں۔ (ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپؓ محدث و ملہم من اللہ تھے۔ محدث یہاں ملہم (صاحبِ الہام) کے معنی میں ہے یعنی وہ روشن ضمیر شخص جس کے دل میں غیب سے کوئی بات پڑے۔ اس کو محدث اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ گویا اس سے غیبی طاقت (اللہ تعالیٰ) بات کرتی ہے اس کو وہ بات بتاتی ہے جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتی پھر وہ شخص اس بات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے لغتِ حدیث کی کتاب مجمع البحار میں لکھا ہے کہ محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات ڈالی جاتی ہے اور پھر وہ محض نورِ فراست کے ذریعہ اس بات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے اور یہ مرتبہ اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کو اللہ پاک نوازنا چاہے۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''گزشتہ اُمتوں میں کچھ اشخاص محدثین ہو گزرے ہیں اور میری اُمت میں یہ منصب عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔'' (مسلم)

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پچھلے ادوار میں مختلف اُمتوں کے اندر الہام پذیر شخصیات موجود تھیں اور میری اُمت میں اس قسم کی الہام پذیر شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔''

صحیحین نے اس روایت کو ملفوظ کیا ہے لیکن صحیح بخاری میں یہ الفاظ ہیں ''تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ اگرچہ نبی نہ تھے تاہم وہ کلامِ الٰہی کے مخاطب ہوتے تھے امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ درجہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔ (ترمذی۔ حاکم)

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہر ایک چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں، سوائے اپنی جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔ (احمد، حاکم، طبرانی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے

بعد کوئی نبی ہوتا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتا۔ (ترمذی، حاکم، احمد)

اور ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیجنے والا ہوتا تو یقیناً عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی بنا کر بھیجتا۔'' (امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

❁ حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے (گھر کے) اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں (اور خوب باتیں کر رہی تھیں) لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابنِ خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ (مسلم)

❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو دف بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا

شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔لیکن اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے میری موجودگی میں یہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ آئے۔تب بھی یہ دف بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔(ترمذی)

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور تھوڑی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک میری کیا قدر ومنزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن وانس عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے' پھر میں لوٹ آئی۔(ترمذی۔نسائی)

❁ حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں، بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بے شک جب سے عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے شیطان اس کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔'' (طبرانی)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا۔(میں نے اندر جانے کا ارادہ کیا) پس مجھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد آ گئی۔اس لیے میں

الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟ (متفق علیہ)

❁ حضرت عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکرؓ جنتی ہیں، عمرؓ جنتی ہیں، عثمانؓ جنتی ہیں اور علیؓ جنتی ہیں (آگے مزید صحابہ کرام کے اسمائے گرامی بیان کیے)۔ (ترمذی۔ نسائی)

❁ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جبلِ حرا پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا: وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ پوچھا گیا: دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

❁ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ بھی عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ (ابنِ ماجہ۔ حاکم)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کا چراغ ہے۔ (ابونعیم، دیلمی)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی (سردارِ منافقین مدینہ) مر گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابیِ رسول تھے) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر

عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! مجھے اپنا کُرتا مبارک عطا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے باپ کو بطورِ کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنا کُرتا عطا فرما دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''آپ خواہ ان کے لیے بخشش طلب کریں یا ان کے لیے بخشش طلب نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' (التوبہ:۸۰) سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اور آپ کبھی بھی ان میں سے جو کوئی مرجائے ان پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔'' (التوبہ:۸۴) (متفق علیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کاش! ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا ''اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنالو۔'' (البقرہ:۱۲۵) اور پردہ سے متعلق بھی میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواجِ مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ پر غیرت کھاتے ہوئے جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا ''اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اُن کا رب انہیں تم سے بہتر ازواج بدلہ میں عطا فرما دے۔'' (التحریم:۵) تو یہی آیت نازل ہوئی۔ (بخاری۔ احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے

رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقامِ ابراہیم میں، حجاب کے احکام میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔ (مسلم)

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس پر بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآنِ حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لیے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۃ البقرہ میں ہے: ''آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔'' (البقرۃ: ۲۱۹) پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لیے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۃ النساء میں ہے: ''اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔'' (النساء: ۴۳) پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی انہوں نے پھر عرض کیا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لیے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورۃ المائدہ میں ہے: ''شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم باز آؤ گے؟'' (المائدۃ: ۹۱) پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، احمد)

❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (رمضان کی رات) سو کر اٹھنے کے بعد آزاد عورت یا لونڈیوں میں سے اپنی کسی ایک بیوی کے ساتھ شب باشی کی اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس

جانا حلال کر دیا گیا ہے'' اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ''پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو''۔ (البقرہ: ۱۸۷)۔ (احمد، حاکم)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کے پاس تشریف لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔ پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن پاک) میں ہے وہ اسے اس شخص کی منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔ (حاکم، ابن ابی شیبہ)

❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہٗ بن خطاب ہے۔ بے شک حق عمر رضی اللہ عنہٗ کی زبان اور دل پر ہے۔ (ابن ابی عاصم، طبرانی)

❁ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہو جاتا۔ (ابن ابی شیبہ)

❁ امام شعبی بیان فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کا یہ قول کہ ''البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دو گے۔'' بیان کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک سکینہ (اطمینان وسکون) حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی زبان سے بولتا ہے اور بیشک قرآن میں بعض احکامات حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی رائے کے مطابق نازل ہوئے ہیں۔ (ابن عساکر، سیوطی)

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اُتاریں جب یہ آیت مبارکہ: ''اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق مٹی کے خلاصہ سے فرمائی۔'' (المومنون: ۱۲) نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ (المومنون:۱۴) (ابن ابی حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن کثیر کے ہیں ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہوگیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے انہیں ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد علم (ظاہری و باطنی) ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر کچھ لوگ پیش کیے جارہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیض پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیض سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیض تھی جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔ (بخاری)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہٗ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم

ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی انسان نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو ان کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔ (بخاری)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا، پانی کے ڈول نکال رہا ہوں۔ پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر انہوں نے حوض بھر دیا۔ (مسلم)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر بالعموم اور عمر رضی اللہ عنہ پر بالخصوص فخر کرتا ہے۔ (طبرانی، ابن ابی عاصم)

❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکونِ قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتا تھا۔ (طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابو نعیم)

❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبرائیلِ امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا' اے جبرائیل! مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتا رہوں' جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر (تبلیغ کرتے) رہے یعنی نو سو پچاس برس' تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ (امام ابو یعلی، طبرانی)

❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ تھا جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کے راستے میں تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا اور واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! بیشک یہ پرنالہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رکھا تھا۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (امام احمد)

حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامۂ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر رضی اللہ عنہ بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ کبھی تبدیل نہیں کروں گا۔ (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر ایک چادر اوڑھے ہوئے دیکھا گیا۔ راوی بیان فرماتے ہیں ان سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر کیوں پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے، مخلص اور خاص دوست حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر وہ رونے لگ گئے۔ (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نامِ نامی پکارا کرو۔ (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لیے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب انہیں شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔ (امام ابن ابی شیبہ۔ حاکم)

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو انہیں سیدھی راہ دکھاتا تھا۔ (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ تعالیٰ کے دین کا فہم رکھنے والا دیکھا ہے۔ (امام ابن ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہلِ زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں حضرت ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کی قسم! ابنِ مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔ (طبرانی)

حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سواری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے! تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا: اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) ہمارے پاس سے گزرے، ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر رضی اللہ عنہ فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے۔ (امام طبرانی)

✿ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ''قفل الفتنة'' (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمرؓ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمرؓ) تمہارے درمیان موجود ہے۔ (طبرانی)

✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ فتنے کے لئے رکاوٹ ہے اور دستِ اقدس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، تمہارے اور فتنے کے درمیان مضبوطی سے بند ہونیوالا دروازہ رہے گا جب تک یہ تمہارے درمیان موجود رہیں گے۔ (امام بزاز)

✿ ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- عمر رضی اللہ عنہ جب سے اسلام لائے ہیں شیطان

جب بھی ان کے سامنے آیا منہ کے بل گر پڑا۔

❁ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کے سراج ہیں۔“

❁ حضرت آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ کی وفات پر اسلام کو رونا چاہیے۔“

❁ شبِ اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”آسمان کا ہر فرشتہ عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتا ہے۔“

❁ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم صحابہ کرام اس میں شک نہیں کرتے کہ وقارِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتا ہے“ کئی محدثین نے یہ روایت بیان کی۔

❁ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ) فرماتی ہیں:۔ ”مہاجرین میں سے ایک صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت آپ علیل تھے۔ اس صحابی نے کہا آپ رضی اللہ عنہ ہم پر عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتے ہیں حالانکہ انہوں نے حاکم نہ ہوتے ہوئے ہم پر سختی کی ہے اگر وہ ہمارے حاکم بن گئے تو کیا حال ہوگا پھر تو وہ اور بھی سخت ہوں گے، بہت ہی سخت، آپ بارگاہِ الٰہی میں کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ جب انہیں بٹھایا گیا تو فرمایا کیا تم مجھے (اس عمر میں) اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سبق دیتے ہو جب میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو عرض کروں گا میں نے تیرے بندوں میں سے بہترین آدمی کو خلیفہ بنایا ہے۔“

❁ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صعصعہ بن صوحان کو فرمایا مجھے عمر بن خطاب کے اوصاف سناؤ انہوں نے کہا! ”وہ اپنی رعایا سے باخبر تھے ان کے مزاج میں عدل وانصاف رچا بسا تھا، تکبر نام کو نہ تھا، جلد عذر قبول کرتے تھے، ان کا دروازہ کھلا رہتا، ان تک رسائی آسان تھی، وہ

حق وصواب کے متلاشی رہتے ، ایذا رسانی سے دور رہتے ، کمزور کے دوست تھے ، سخت مزاج نہ تھے ، اکثر خاموش رہتے ، بے فائدہ کام سے دور رہتے تھے۔''

❁ امام ابوبکر خرائطی فرماتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے ذاتِ باری تعالیٰ کے مشاہدے میں کتنے محو تھے اور کس قدر معرفت رکھتے تھے۔ بخدا! وہ اس شعر کے مصداق تھے۔'' وہ اپنی رائے سے امور کے نتائج دیکھنے والے ہیں گویا کہ آج ان کی آنکھ آنے والے کل پر ہے۔''

❁ حضور فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شیخین کریمین کے متعلق فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چار وزیروں سے تقویت دی ہے دو آسمان والوں سے جبرائیلؑ و میکائیلؑ اور دو زمین والوں سے ابوبکرؓ و عمرؓ۔'' (ترمذی)

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر نبی کے ساتھیوں میں کچھ خواص ہوتے ہیں اور میرے اصحاب میں سے خواص ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔''

❁ حضرت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''ابوبکرؓ و عمرؓ کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض منافقت ہے۔''

❁ حبیب کردگار سیّد الشافعین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''میری اُمت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔''

❁ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''ابوبکرؓ و عمرؓ جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔''

❁ ''ابوبکرؓ و عمرؓ کو میں نے مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقدم کیا ہے۔''

❁ ''قیامت کے دن، ابوبکرؓ و عمرؓ اس طرح اُٹھائے جائیں گے اور آپ نے انگشتِ شہادت، درمیانی انگلی اور چھنگلی سے اشارہ فرمایا''۔

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے' وہ ان کے حق میں دعا کرتے' تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوٰۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے' میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا' اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا' میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسدِ اقدس سے مخاطب ہو کر) فرمایا: (اے عمرؓ!) آپ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں رفیقوں (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کردے گا' کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا'' میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ آئے' میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ داخل ہوئے' میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ نکلے'' اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں رفیقوں کے ساتھ رکھے گا۔ (متفق علیہ)

فضائل

خلیفہ سوم ذُوالنّورین

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مکہ میں عفان کے گھر پیدا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ راشد ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب پانچویں پشت میں عبدِ مناف پر آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مل جاتا ہے۔ عثمان بن عفان نام اور غنی لقب تھا۔ غنی اس اعتبار سے کہ دنیاوی مال ومتاع میں بھی بہت متمول تھے اور قبولِ اسلام کے بعد بھی دِل کھول کر سخاوت کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا لقب ذُوالنّورین یعنی دو نوروں والا بھی ہے' وہ اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو صاحبزادیوں' حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح یکے بعد

دیگرے ان سے ہوا اس لیے ان کا یہ لقب زیادہ مشہور ہوا کیونکہ یہ فضیلت کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی کہ کسی نبی کی دو بیٹیوں کا عقد ایک ہی شخص سے ہوا ہو۔ اس کے بارے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان رضی اللہ عنہ سے کروں۔'' (احمد، طبرانی، ابن ماجہ)

❁ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی دوسری صاحبزادی (حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا) جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فوت ہوگئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔'' (طبرانی)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان الجعفی رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے ماموں حضرت حسین الجعفی نے پوچھا: اے بیٹا! کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے لے کر تا قیامِ قیامت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص کے عقد میں کسی نبی کی دو بیٹیوں کو جمع نہیں فرمایا۔ اسی لیے انہیں ''ذُوالنُّورین'' (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔ (بیہقی، لالکائی)

❁ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لایا جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دے کر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ حق

پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم! میں نے کبھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما گئے۔" (امام احمد۔ بخاری)

آپ کو صاحبُ الہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ پہلی ہجرت آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف اپنی اہلیہ محترمہ صاحبزادی رسول حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کی اور دوسری ہجرت آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرتِ مدینہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اس مرتبہ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمینِ حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ پس کافی عرصہ تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے متعلق کوئی خبر نہ ملی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزانہ ان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے شہر سے باہر تشریف لاتے۔ پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "بے شک عثمان رضی اللہ عنہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے، جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہے۔" (طبرانی)

آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت آپ رضی اللہ عنہ کا "صاحبِ شرم و حیا" ہونا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی شرم و حیا سے فرشتے بھی حیا کیا کرتے تھے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ طالبِ مولیٰ کو حیا میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح ہونا چاہیے۔ آپ رضی اللہ عنہ حیا میں اتنے کامل تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تنہائی میں بھی کبھی کپڑے نہیں اتارے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

❁ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا اٹھا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے ڈھانپ لیا۔" (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے' اس عالم میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں پنڈلیاں مبارک کچھ ظاہر ہو رہی تھیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے''۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے' جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں' جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں''۔ (مسلم، ابن حبان)

حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرما دی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے' پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس قدر اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان ایک کثیر الحیا مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے اسے اسی حال میں آنے کی اجازت

دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کر سکے گا۔‘‘ (مسلم، احمد)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ دیگر صحابہ کرامؓ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنے جسمِ اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی خدمتِ اقدس میں ابو بکرؓ، عمرؓ، علیؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ حاضر ہوئے لیکن آپ اپنی پہلی حالت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے جسمِ اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟‘‘ (احمد، طبرانی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’سب سے زیادہ حیادار عثمانؓ بن عفان ہے۔‘‘ (ترمذی)

حضرت بدر بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ’’یوم الدار (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے محاصرہ کے دن) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم اس شخص سے حیا نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیا کرتے ہیں، ہم نے کہا: وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا' جب عثمان رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے' اس کی قوم اسے قتل کرے گی اور ہم ملائکہ بھی اس سے حیا کرتے ہیں' بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے (خوارج کے) ایک گروہ کو دور کیا۔ (طبرانی)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو "عثمانؓ کا ہاتھ" قرار دیا۔ جب صلح حدیبیہ کے مقام سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قریشِ مکہ سے بات چیت کے لیے مکہ تشریف لے گئے' تو یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں شہید کر دیا گیا ہے' اس موقع پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام صحابہ سے بیعت لی' جسے بیعتِ رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے' اس لیے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا "یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور میں عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔" یہ فضیلت بھی کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔ اس واقعہ کی تصدیق مندرجہ ذیل احادیثِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کاموں میں مصروف ہے' یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دستِ مبارک لوگوں کے لیے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔ (ترمذی)

آپ رضی اللہ عنہ کی ایک فضیلت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ جب آپ سفیر بن کر مکہ گئے تو قریشِ مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر سکتے ہیں' لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ

کہہ کر طواف کرنے سے انکار کر دیا کہ جب تک میرے محبوب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے، میں طواف نہیں کروں گا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا لقب غنی ہے، آپ رضی اللہ عنہ مال دار تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا مال صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے تھا۔ جب بھی مسلمانوں یا اسلام پر کڑا وقت آیا اور مال کی ضرورت پیش آئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اپنا مال راہِ خدا میں حاضر کر دیا۔

جنگِ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس جنگ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب فرمائی۔ اس موقع پر صدق و وفا کے پیکر خلیفہ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا تمام سامان اور مال و اسباب، خلیفہ دوم سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نصف مال لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ اس وقت خلیفہ سوم سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ایک سو اونٹ سامان سے لدے ہوئے دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوبارہ ترغیب دی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور کہا کہ میں دو سو اونٹ پھر دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تین سو اونٹ مزید دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاد کیلئے اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنے کیلئے دوبارہ ترغیب دی تو مجسم جود و سخا سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چوتھی بار کہا کہ میں دو سو اونٹ اور ایک ہزار اشرفیاں مزید دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر مبارک سے نیچے تشریف لائے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اس بے مثال فیاضی و سخاوت پر اس قدر خوش ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشرفیوں کو اپنے دست مبارک سے الٹ پلٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے "ماضر عثمان ماعمل بعد ھذا الیوم" یعنی آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اے عثمانؓ! اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ جو تجھ سے ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔

ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تمام لوگ پریشان تھے۔ اسی دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے

ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے آئے، مدینہ کے تمام تاجر جمع ہو گئے۔ تاجروں نے کئی گنا زیادہ قیمت پر اس غلے کو خریدنے کی کوشش کی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو اس سے بھی زیادہ نفع ملتا ہے۔ تم لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ''فقراءِ مدینہ'' کو دے دیا ہے۔

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روز خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک سفید رنگ کے تُرکی گھوڑے پر سوار ہیں اور ایک نور کا لباس زیبِ بدن ہے اور کہیں جانے میں جلدی فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہوں۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا بڑا شوق واشتیاق تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس وقت جانے میں جلدی ہے کیونکہ عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ غلہ کے خیرات کئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس کو قبول فرمالیا ہے اور اسی صلہ میں جنت کی ایک حور سے ان کا نکاح ہو رہا ہے مجھے ان کی محفلِ عروسی میں شریک ہونا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داماد تو تھے ہی اس لحاظ سے گھر کے آدمی تھے لیکن ان کی حیاداری بھی اس بات میں دخل رکھتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد ازواجِ مطہرات کو حج کیلئے لے جاتے اور حج کرانے کی ساری ذمہ داریاں آپ رضی اللہ عنہ پوری کرتے اور یہ بڑا اعزاز ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بڑی دقت وتکلیف تھی، صرف ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا جس کا نام ''بیر رومہ'' تھا جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا۔ وہ یہودی جس قیمت پر چاہتا مہنگے داموں پانی فروخت کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کے راستہ میں وقف کر دے اس کو جنت ملے گی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنویں کو خرید

کے وقف کر دیا۔

❁ حضرت ابواشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ بھی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا' انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر منہ لپیٹے گزرا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: اس (فتنہ وفساد کے) دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی طرف مڑا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔“ (ترمذی، احمد)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر نماز پڑھیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ (ترمذی، ابن ابی عاصم)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ”بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر والے دن قیام فرما ہوئے اور فرمایا: بیشک عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام میں مصروف ہے اور بیشک میں اس کی طرف سے بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور ان کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا کسی کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا۔“ (ابوداؤد، طحاوی)

❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ”حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کسی کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں' پھر میں

نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں، پس جب وہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: (اے عائشہ!) ذرا پیچھے ہو (کر بیٹھ) جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یومِ دار (جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہو گئے ہم نے کہا: اے امیر المومنین! آپ قتال نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔'' (احمد، ابویعلی)

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی اپنے کفو (برابر) کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' (حاکم، امام ابویعلی)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''ایک دفعہ حضرت رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائیں اور ان کے ہاتھ میں ایک کنگھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی ابھی میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گیسو مبارک سنوارے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے رقیہ! تم ابوعبداللہ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت بجالاتی رہو بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خُلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔'' (احمد، طبرانی)

❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک باغ میں داخل

ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ تھے پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی' دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہٗ تھے۔'' (بخاری)

❁ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان رضی اللہ عنہٗ ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ''میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ تشریف لائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔'' (طبرانی)

❁ حضرت عبد اللہ بن سہر رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں ''بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہٗ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بُری بات کہی ہے' تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہلِ جنت میں سے ہے۔'' (احمد)

❁ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پھر انہوں نے

فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں، جس نے جبل (اُحد) کے دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم ﷺ نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ! ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں اور میں اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعتِ رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لیے) فرمایا تھا: یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے، جو مال مقبول کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے؟ اور میں نے آپ ﷺ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے، جو اس مسجد کی توسیع جنت میں گھر کے بدلے میں کرے؟ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعدازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بیرِ رومہ (رومہ کے کنویں) کے سودے کے وقت حاضر تھا، میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔'' (نسائی، احمد)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہوگا۔'' (ترمذی)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب

ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا جبکہ تم سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے ہوگے اور تمہارا خون اس آیت: ''پس اب اللہ آپ کو اُن کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہوگا اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے'' (البقرہ، ۱۳۷) پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر طرح سے ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں (کی تعداد) کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔'' (حاکم)

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیض (قمیضِ خلافت) پہنائے گا سو اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

❁ حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب مہاجرین صحابہ کرام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی شدید قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو۔ تو اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری اور میرے عیال (کی گذر بسر) کے لیے اس چشمہ کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے' اس لیے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ جب یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے' جس طرح اس آدمی سے آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔'' (طبرانی)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہر

نبی کا اس کی اُمت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔''
(امام ابونعیم، امام دیلمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت فرماتے ہیں ''ہم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔'' (امام دیلمی)

ازواج و بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خلفائے راشدین کے بعد ازواجِ مطہرات اور بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں ان میں دعوت و تبلیغ، رفاقت اور غمگساری کے اعتبار سے بلند مرتبہ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جو بجا طور پر افضل النسا اور سب سے پہلے ایمان لانے والی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مددگار اور معاون رہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب لوگوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکذیب کی آپ رضی اللہ عنہا نے تصدیق کی۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا کی۔ مسلمان ہونے سے پہلے آپ کے سینکڑوں اونٹ تجارت کا مال لے کر جایا کرتے تھے لیکن جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو کفن کے لیے کپڑا تک موجود نہ تھا۔ اسلام میں دو ہی شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے اسلام کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ایک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اور پھر اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ورثہ علم کی حفاظت کی اور نصف صدی سے زیادہ اس کی ترویج کی۔ آپ کی روایت کردہ حدیثوں پر ایک تہائی فقہ کی بنیاد ہے۔ علمی حیثیت سے اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کا مقام بھی ممتاز ہے۔ بنات میں سب سے بلند مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جن کا ذکر فضائل اہلِ بیت میں ہو چکا ہے۔

عشرۂ مبشرہ

ان کے بعد صحابہ کرام میں عشرۂ مبشرہ ممتاز ہیں۔ وہ دس صحابہ کُبار ہیں جنہوں نے ایک ہی مجلس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جیتے جی جنت کی بشارت سنی۔ ابتدائی چار خلفائے راشدین کے علاوہ اس محفل میں حسبِ ذیل چھ صحابہ بھی مژدۂ جنت کے حامل ہیں۔

۵۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ابنِ عوام ٦۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص ۷۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ابنِ عوف ۸۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ابنِ جراح ۹۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ابی عبیداللہ ۱۰۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید۔

مہاجرین میں سابقون الاوّلون

فضیلت میں یہ وہ طبقہ ہے جس نے حق کے راستے میں پہل کی' ہر طرح کی مصیبت اور ظلم برداشت کیے۔ بڑی استقامت سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنا ناطہ جوڑے رکھا۔ خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کے علاوہ ان میں قابلِ ذکر یہ ہیں۔

''حضرت زیدؓ ابنِ حارثہ، حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عمارؓ ابنِ یاسر، حضرت خبابؓ ابنِ الارث، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص، حضرت صہیب رومیؓ، حضرت عثمانؓ بن مظعون، حضرت ارقمؓ بن ارقم، حضرت جعفرؓ بن ابی طالبؓ، حضرت ابوسلمہؓ، حضرت عمرؓ بن غسہ۔''

عورتوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ لبابہ رضی اللہ عنہا بنتِ حارث جن کا لقب اُم الفضل تھا حضرت اسماء بنتِ ابوبکرؓ، حضرت اُمِ رومانؓ، حضرت فاطمہؓ بنتِ خطاب ابتدائی ایمان لانے والوں کی صف میں شامل تھیں۔

انصار میں سابقون الاوّلون اور فضائلِ انصار

نبوت کے گیارھویں سال جب حج کا موسم آیا تو قبیلہ خزرج کے کچھ لوگ آئے جو عقبہ کی گھاٹی پر مکہ سے چند میل دُور ٹھہرے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تبلیغ کیلئے ان کے پاس بھی پہنچے۔ یہودیوں سے میل جول کی وجہ سے یہ لوگ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متوقع بعثت سے باخبر تھے۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے وحی الٰہی کو سنا تو فوراً ایمان لے آئے ان چھ افراد کے نام یہ ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ اسعد بن زُرارہ، حضرت عوفؓ بن الحارث، حضرت رافعؓ بن مالک، حضرت قطبہؓ بن عامر، حضرت عقبہؓ بن عامر، حضرت سعدؓ بن ربیع۔

یثرب جا کر ان پاک سرشت صحابہ کرام نے نورِ ایمان پھیلایا آئندہ سال (12 نبوت میں) حج کے موقع پر 12 افراد آئے۔ ان میں حضرت سعدؓ بن ربیع کے علاوہ باقی پانچ وہی تھے اور مزید سات افراد دولتِ ایمان سے بہرہ ور ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔

حضرت ذکوانؓ بن قیس، حضرت عبادہؓ بن صامت، حضرت خالدؓ بن مخلد، حضرت عباسؓ بن عبادہ، حضرت معاذؓ بن الحارث، حضرت ابوالہیشم مالکؓ بن تیہان، حضرت عویمؓ بن ساعدہ۔

ان سے توحید، اطاعتِ رسول، چوری، زنا، بچیوں کے قتل، جھوٹی تہمت اور چغلی سے اجتناب پر بیعت ہوئی، یہی پہلی بیعت ہے جو بیعت عقبہ کہلاتی ہے۔ اس موقع پر ان کی تعلیم اور دعوت کیلئے حضرت مصعبؓ بن عمیر اور عبداللہؓ بن اُمِ کلثوم کو ساتھ بھیجا گیا۔ سن ۱۳ نبوت میں حج کے موقع پر دوسری بیعتِ عقبہ ہوئی اس میں اوس اور خزرج کے کل ۷۲ مرد اور دو عورتیں تھیں۔ یہ اس ارادے سے آئے تھے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے شہر یثرب میں ہجرت کی دعوت دیں۔

بیعت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس طرح عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام نے اپنے لئے بارہ اشخاص چن لئے تھے اسی طرح جبرائیل علیہ السلام کے اشارے سے میں تم میں سے

بارہ نقیب منتخب کرتا ہوں۔تم یثرب واپس جا کر اشاعتِ اسلام کرو، مکہ والوں کیلئے میں خود یہ کام انجام دوں گا۔‘‘

ان نقیبانِ انصار میں ۹ لوگ قبیلہ خزرج اور ۳ لوگ قبیلہ اوس کے تھے۔ یہ بارہ نقباء انصار کے سابقون الاوّلون میں فضیلت کے اسی مقام پر ہیں جہاں مہاجرین میں عشرہ مبشرہ ہیں۔قبیلہ خزرج کے نقیب یہ افراد ہیں۔

حضرت ابوامامہؓ اسد بن زرارہ، حضرت رافعؓ بن مالک، حضرت عبادہؓ بن صامت، حضرت سعدؓ بن ربیع، حضرت منذرؓ بن عمر، حضرت عبداللہؓ بن رواحہ، حضرت براءؓ بن معرور، حضرت عبداللہؓ عمرو بن حرام، حضرت سعدؓ بن عبادہ۔

تین نقیبان اوس میں:

حضرت اسیدؓ بن حضیر، حضرت سعدؓ بن خیثمہ اور حضرت ابوالہیثمؓ بن تیہان شامل ہیں۔

انصار کی فضیلت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

- ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔ (امام مسلم)

- حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' یا انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض رکھتا ہے) پس جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ تعالیٰ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔ (متفق علیہ)

✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار صحابہ کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد انصار صحابہ تھے۔ (متفق علیہ)

✿ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ (مسلم، ترمذی، نسائی)

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی اور جس شخص نے انصار سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔ (طبرانی)

✿ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ (متفق علیہ)

✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدا! انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت (اولاد) اور وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔ (امام احمد، طبرانی)

✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: خبردار! بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ (طبرانی، ابونعیم، ضیاء المقدسی)

ہجرت کا شرف حاصل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

ہجرت کا حکم آیا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحجہ کے فوراً بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مقامِ ہجرت کی نشان دہی فرمائی۔ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اُمِ کلثوم کے بعد حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگرے رہ نوردِ شہرِ یثرب ہوئے۔ پھر بیس آدمیوں کی ایک ٹولی جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو علی الاعلان نکلے، جسم کو اسلحہ سے سجایا سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا رُخ کیا طواف سے فارغ ہوئے تو صحنِ کعبہ میں جمع قریش کے افراد کو مخاطب کیا فرمایا! ''میں ہجرت کر رہا ہوں جو چاہتا ہے کہ اپنی بیوی کو بیوہ، بچوں کو یتیم اور اپنی ماں کو پیچھے روتا ہوا چھوڑے، تو آئے مجھ سے مقابلہ کرے'' کسی نے مقابلہ کی جرأت نہ کی البتہ کچھ کمزور مسلمان آپ رضی اللہ عنہ کے ہمسفر ہو گئے۔

حضرت صہیب غلام تھے مگر بڑے مالدار۔ جب ان کی ہجرت کی خبر کفار کو ہوئی تو سدِراہ ہوئے اور کہا یہ مال لیے کہاں چلے ہو؟ جو یہاں کمایا ہے اسے لے جانے نہیں دیں گے۔ تو فرمایا جب تک میرے ترکش میں آخری تیر ہے کوئی مجھے روک نہ سکے گا۔ ہاں مال و دولت چاہتے ہو تو لے لو اور مجھے جانے دو۔ یوں سب کچھ لٹا کر اپنی جان بچا کر قبا میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ''تم نے بڑی پُر منفعت تجارت کی ہے''۔

ربیع الاوّل کے مہینے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ سے یثرب کے لئے روانہ ہوئے یہی وہ ہستی ہیں جن کو قرآن صحابیِ رسول کے نام سے یاد کرتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کی امانتیں واپس کرنے کیلئے مکہ میں چھوڑا۔ قبا میں حضرت کلثوم رضی اللہ عنہ بن ہدم کے گھر پر قیام فرمایا۔ مسجد قبا کی بنیاد ڈالی تین دن کے بعد...... جمعہ کے دن جانبِ یثرب روانہ ہوئے راستے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو

سالم کے محلے میں نماز ادا فرمائی جو پہلی جمعہ کی نماز تھی اس کے بعد جنوبی سمت سے یثرب میں داخل ہوئے اس دن سے یہ شہر "مدینۃ النبیؐ" کہلانے لگا اور اسے یثرب کہنے سے منع کیا گیا۔

مدینہ میں پہلا کام مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعمیر تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بے آسرا اور بے سروسامان مہاجرین کی آبادکاری پر توجہ فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے گھر پر مواخات کی غرض سے صحابہ کو جمع کیا ان کی تعداد نوے بتائی جاتی ہے جس میں ۴۵ مہاجر اور ۴۵ انصار تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مہاجر اور ایک انصار میں بھائی چارہ قائم کیا۔ یہ انصار و مہاجرین وہ خوش قسمت ہستیاں ہیں جنہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سابقون الاوّلون میں ایسے تمام صحابیوںؓ کا شمار ہوتا ہے۔

مہاجرین کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

❁ حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ (متفق علیہ)

❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر (یعنی کفر و جہالت کی طرف) واپس نہ لوٹانا۔ (متفق علیہ)

کاتبانِ وحی

بعض علما نے فضیلت میں مجاہدینِ بدر سے پہلے کاتبانِ وحی کا مقام رکھا ہے مدینہ میں ان کی تعداد ۴۰ تک پہنچ گئی۔ پہلی وحی کو لکھنے کا شرف حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید بن العاص کو اور آخری وحی لکھنے کا امتیاز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا۔

اہلِ بدر

حق و باطل کے پہلے معرکہ ''یوم الفرقان'' میں حصہ لینے والا طبقہ بلند مقامِ فضیلت کا حامل ہے۔ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو دیکھا اور فرمایا ''اب تم جو چاہو کرو میں تم کو بخش چکا ہوں۔ ایک اور حدیث میں آیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اہلِ بدر کو مسلمانوں میں کیسا سمجھتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ جو فرشتے میدانِ بدر میں حاضر ہوئے ان کا درجہ بھی ملائکہ میں ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ان کا مقام اس لئے بلند ترین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے پچھلے اور اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے اور ان پر جنت واجب ہوگی۔ان کی تعداد عام روایتوں کے مطابق ۳۱۳ ہے۔

اہلِ بدر کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:-

- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اصحابِ بدر کے لیے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بے شک تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔'' (متفق علیہ)

- حضرت قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور انہوں نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ضرور ترجیح دوں گا۔ (بخاری)

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ جنگِ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، احمد)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم اہلِ بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پا سکتے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خالد رضی اللہ عنہ کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔ (ابن حبان، طبرانی)

اہلِ اُحد

اہلِ بدر کے بعد فضیلت کے اعتبار سے وہ مجاہدین ہیں جو غزوہ اُحد میں شریک رہے۔ میدانِ جنگ میں تو ایک ہزار مجاہدین آئے تھے لیکن راس المنافقین عبد اللہ ابی صلول عین وقت پر اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ اس طرح اہلِ ایمان کی تعداد ۷۰۰ ہوئی۔

شرکائے خندق

۵ھ میں مدینے کو قریش اور عرب قبائل نے گھیر لیا مسلمانوں نے اپنے شہر کے تین طرف ایک خندق کھودی اور کئی دنوں تک محصور رہے اس میں حصہ لینے والے صحابہؓ فضیلت میں اہلِ اُحد کے بعد ہیں۔

بیعتِ رضوان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب دیکھا کہ کعبۃ اللہ کی زیارت کر رہے ہیں خواب کو حقیقت میں تبدیل کرنے کیلئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک روایت کے مطابق ۱۴ سو اور دوسری روایت کے مطابق ۱۶ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر کارواں ٹھہرا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سفیر بنا کر مکے بھیجے گئے۔ خبر آئی کہ وہ شہید کر دیئے گئے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ببول کے پیڑ کے نیچے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے صحابہؓ سے بیعت لی یہ اصحاب بڑے صاحبِ فضیلت ہیں۔

اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح میں ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا۔ جبکہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ اللہ کو بھی معلوم تھا بس اللہ نے انہیں تسکین عطا فرمائی اور فتح بھی دے دی''۔

بیعتِ رضوان کے موقع پر موجود صحابہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حدیبیہ کے دِن ہمیں فرمایا ''تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں (یعنی حضرت جابر بن عبداللہ جو کہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے) دیکھ سکتا ہوتا تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔'' (متفق علیہ)

فتح مکہ

سورہ حدید میں ارشاد فرمایا گیا ''جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا''۔ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے ان لوگوں سے زیادہ بلند ہیں جنہوں نے فتح

کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو زمینِ مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دشمن بن گئی یہ اعلان اہلِ قریش کے لئے بالکل غیر متوقع تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ''صادق وامین'' یکا یک اِن کے نظامِ باطل کے لئے خطرہ بن جائے گا ''وہ شرم وحیا'' کا پُتلا جس کی نگاہیں ہمیشہ نیچی رہتی تھیں اُن کے آباؤ اجداد کے مذہب اور نظام کو چیلنج کرے گا۔ اعلانِ اسلام کا صاف مطلب یہ تھا کہ نہ صرف قریش، اہلِ مکہ بلکہ پورے عرب معاشرے کے ساتھ اعلانِ جنگ کیا جا رہا ہے۔ تمام اہلِ عرب ایک طرف اور ''اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک طرف'' یہ بڑا سخت وقت تھا ایسے حالات میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت کرنا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا مطلب موت تھا۔ مگر یہ نفوسِ قدسیہ ایک ایک کر کے جان ہتھیلی پر لے کر نکلے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کے مددگار، ساتھی اور ہمراز بنے۔ انہوں نے ہر مصیبت، دکھ، تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا، ہر آزمائش کا مردانہ وار مقابلہ کیا، انہیں ستایا گیا، کوڑوں کی ضربیں لگائی گئیں، دہکتے انگاروں پر لٹایا گیا، زنجیریں باندھ کر تپتی ہوئی صحرا کی ریت پر کھینچا گیا، تختہ دار پر چڑھایا گیا، لوہے کے اوزار گرم کر کے داغ لگائے گئے، پتھروں کے نیچے دبایا گیا، غرض ظلم وستم کا ہر پہاڑ توڑا گیا لیکن یہ ظلم وستم اِن نفوسِ قدسیہ کو تاریخ جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے یاد کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت سے علیحدہ نہ کر سکا۔ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایسے ساتھی اور رفیق تھے کہ دِن رات کا کوئی لمحہ ایسا نہ تھا جس میں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا ہوتے ہوں۔ یہ تعلق یا قبولِ اسلام کا معاملہ نہ تھا بلکہ ''عشق'' کا معاملہ تھا اِن کے قلوب کو یہ گوارا ہی نہ تھا کہ ''محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' آنکھوں سے اوجھل ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے اسلام کے لئے

مندرجہ ذیل آیت مبارکہ کے ایک ایک حکم پر عمل کیا اور راہِ حق میں کامیاب و کامران ہو کر نکلے۔

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے کم ہو جانے کا تم کو ڈر ہے۔ اور تمہارے وہ گھر جو تم کو بہت پسند ہیں تم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ سامنے لے آئے۔ (توبہ 24)

صحابہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ گروہ ہے جن کی ہمسری کا تصور بھی ناممکنات میں سے ہے اور صحابہ کرام کی عظمت اور فضیلت کا منکر اور اُن سے بغض رکھنے والا مردود' ملعون' لعنتی، دوزخی اور رافضی ہے۔

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے رِجس سے پاک وطاہر فرما دیا ہے اور وہ سفینہ نوح علیہ السلام کی مانند ہیں جو اُن سے وابستہ ہوا فلاح پا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ستاروں کی مانند ہیں جو کسی ایک ستارہ سے وابستہ ہوا صراطِ مستقیم پا گیا زمانہ قدیم میں لوگ ستاروں کی مدد سے راستہ تلاش کیا کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشارہ مبارک بھی اسی طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے قرآن پاک کی رو سے یہ بات یاد رکھیں کہ جس نے بھی حالتِ ایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا وہ جنتی ہے اور اللہ اس سے راضی ہے۔ آپ اپنی فکر کریں۔

مومن کے لئے اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یکساں محبت ایمان کا حصہ ہے اور کسی ایک کے بارے میں دِل میں ذرا سا منفی خیال ایمان کو سلب کر دیتا ہے اسلام میں ہمیشہ دو گروہ ایسے موجود رہے ہیں جن میں ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا دعویٰ کرتا اور اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اسے خارجی کہا گیا ہے اور امت سے علیحدہ ہونے والا یہ پہلا گروہ ہے جو امت سے خارج ہو گیا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو دعویٰ تو اہلِ بیت سے محبت کا کرتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے یہ رافضی ہے ان دونوں گروہوں کے درمیان ہونے والی لڑائی نے امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امتِ مسلمہ کو حق پر متحد فرمائے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی اس تصنیفِ لطیف میں طالبانِ حق اور متلاشیانِ صراطِ مستقیم کے لئے فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اپنی طرف سے ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کیا اس کتاب سے ہر مسلک اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہلِ شعور حضرات کے دِل ہر قسم کے بغض وعناد اور فتنہ وفساد سے پاک وصاف ہو کر عشق ومحبت اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گداز ہو جاتے ہیں اور مومن کا راہِ معرفت اور وصالِ حق تعالیٰ کا سفر آسان اور ممکن ہو جاتا ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سلطان الفقر ہاؤس

A/4-5- ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-9795-96-1

9 789699 795961

Rs: 250

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-bahoo.pk

www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرامؓ (قرآن و حدیث کی روشنی میں)

تصنیفِ لطیف

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس